۱۴۳۳ھ سے ۱۴۴۴ھ تک

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

کے مختلف اجتماعات میں منظور کردہ

تجاویز

حسب ایماء

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند و صدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

ترتیب و پیشکش

جناب مولانا شوکت علی قاسمی بستوی

ناظم عمومی رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ و استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند



۱۴۳۳ھ سے ۱۴۴۴ھ تک

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

کے مختلف اجتماعات میں منظور کردہ

تجاویز

حسب ایماء

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند و صدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

ترتیب و پیش کش

جناب مولانا شوکت علی قاسمی بستوی

ناظم عمومی رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ و استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

شائع کردہ

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند


انما انا قاسم والله يعطي
دار العلوم ديوبند
١٢٨٣
١٨٦٦



تجاویز

منظور کردہ: کل ہند اجلاس مجلس عمومی

رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ:

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۵ مارچ ۲۰۱۲ء بروز جمعرات

زیر صدارت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

شائع کردہ:

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

تجویز نمبر (۱)

مدارس میں حکومتی مداخلت کی راہ

ہموار کرنے والے قوانین پر اظہار تشویش

ملک کے تمام صوبوں کے موقر نمائندوں پر مشتمل، رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کی مجلس عمومی کا یہ عظیم الشان اجلاس، گذشتہ چند سالوں کے دوران، حکومت ہند کی جانب سے لائے گئے ان تین قوانین پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے، جو اگر پورے طور پر عمل میں آ گئے تو مدارس اسلامیہ کا یہ دینی وروحانی نظام حکومت کی بھرپور مداخلت کا شکار ہو جائے گا۔

ان میں سب سے پہلی چیز مرکزی مدرسہ بورڈ کا مسئلہ ہے، جس پر مدارس اسلامیہ کے کل ہند اجتماع منعقدہ ۲۵/۲۶/ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ میں تفصیلی تبادلۂ خیال ہوا تھا اور مدرسہ بورڈ کی تجویز جس کو متفقہ طور پر مسترد کر دیا گیا تھا، مجلس عمومی کا یہ اجلاس مدسہ بورڈ کو مسترد کرنے کی تجویز کی تائید کرتا ہے، اس طرح دارالعلوم دیوبند اور مدارس اسلامیہ کی جانب سے مخالفت اور ملی تنظیموں کے دباؤں میں حکومت نے یہ مسئلہ ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا تھا، لیکن بعض عاقبت نااندیش عناصر کی تائید یا مطالبہ کی بناء پر مرکزی مدرسہ بورڈ کے قیام کی کوششیں مسلسل جاری ہیں، اس لیے یہ اجلاس ایک بار پھر، حکومت ہند کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ وہ اس بارے میں دارالعلوم دیوبند اور اس کے موقف کی تائید کرنے والے، ہندوستان کے اکثر مدارس اسلامیہ کی رائے کو نظر انداز نہ کرے اور مدرسہ بورڈ کے قیام کی تجویز کو سرے سے موقوف کر دے اگر حکومت مسلمانوں کے تعلیمی مسائل میں تعاون کرنا چاہتی ہے جیسا کہ اس کی ذمہ داری بھی ہے تو اس کا میدان مسلمانوں کے عصری ادارے ہیں، جہاں مسلم بچوں کی غیر معمولی اکثریت تعلیم حاصل کرتی ہے، ان اداروں میں حکومت کا تعاون مسلمانوں کے لیے قابل قبول ہوگا۔

دوسرا مسئلہ رائٹ ٹو ایجوکیشن (R.T.E) یعنی حق تعلیم ایکٹ ہے، جو اپریل ۲۰۱۰ء

میں نافذ ہو چکا ہے، اس قانون کی رو سے ۶ تا ۱۴ (اوراب ۳ تا ۱۸) سال کے ہر بچے کا یہ بنیادی حق ہے کہ وہ پڑوس کے اسکول میں بنیادی تعلیم درجہ ا تا ۸ (اوراب ۱۲) مفت حاصل کرے، اور سرکاری انتظامیہ، بچے کے والدین اور اسکول انتظامیہ سب کو الگ الگ دفعات کے تحت پابند کیا گیا ہے کہ وہ اس حق کے حصول میں بچے کا تعاون کریں اور اس کا انتظام کریں، حقیقت یہ ہے کہ اگر اپنی موجودہ شکل میں اس قانون کا نفاذ جاری رہتا ہے تو بچوں کو مدارس کا دینی نصاب بالخصوص حفظ قرآن پڑھانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی، اسی لیے مدارس اسلامیہ اور ملی تنظیموں کی جانب سے روزِ اول ہی سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس قانون سے مذہبی اداروں کو مستثنیٰ کیا جائے۔

لہذا رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ کل ہند نمائندہ اجلاس، حکومت ہند سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ موجودہ قانون میں ان الفاظ کے ساتھ ترمیم کرے کہ وہ تمام مدارس اسلامیہ اور وہ تمام ادارے اس قانون سے مستثنیٰ ہیں جو مسلمانوں نے دستور ہند کی دفعہ (۳۰) کے ذریعہ حاصل شدہ حقوق واختیارات کے تحت قائم کیے ہیں۔ نیز حکومت اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ اسلامی مدارس ومکاتب کے نظام سے کسی طرح کا تعرض نہیں کیا جائے گا، ورنہ حکومت یہ بات یاد رکھے کہ دینی تعلیم کا مسئلہ مسلمانوں کے لیے وجود وبقاء کا مسئلہ ہے، اس پر قدغن لگانے والے کسی بھی قانون کو مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے۔

تیسرا موجب تشویش مسئلہ لازمی ٹیکس کوڈ کا ہے جس کا یکم اپریل سے نافذ کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے، یہ قانون انکم ٹیکس کے موجودہ قانون کی جگہ لایا گیا ہے، اگر یہ موجودہ شکل میں پارلیمنٹ سے منظور ہو گیا تو تمام مذہبی تعلیمی ادارے، عبادت گاہیں اور ہر طرز کے رفاہی ادارے اس کی زد میں آجائیں گے، اس قانون کے مطابق ٹیکس سے صرف غیر نفع بخش تعلیمی ادارے مستثنیٰ رہیں گے لیکن غیر نفع بخش تعلیمی اداروں کی جو تعریف کی گئی ہے، وہ مدارس عربیہ اور مکاتب اسلامیہ پر بالکل صادق نہیں آتی، اس طرح تمام مذہبی ادارے بھی ٹیکس کے دائرے میں آجائیں گے، یہ اجلاس حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ اس

مسودہ قانون پر نظر ثانی کی جائے اور مساجد، مدارس، مکاتب اور مذہبی اداروں کو ماضی کی طرح آئندہ بھی ٹیکس سے مستثنیٰ رکھا جائے۔

تجویز نمبر (۲)

مدارس میں تعلیم وتربیت کا معیار بلند کرنے اور نظام کو شفاف بنانے کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ کی مجلس عمومی کا یہ اہم اجلاس، شدت سے اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ مدارس اسلامیہ اس وقت، اپنی تاریخ کے نازک دور سے گزر رہے ہیں، ایک طرف تو اسلام دشمن طاقتوں کی ریشہ دوانیاں ہیں جو دین وایمان کے اِن مراکز کو، اپنے ناپاک عزائم کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتی ہیں، دوسری جانب مسلمانوں کا وہ طبقہ ہے جو مغربی تعلیم وتہذیب کا پروردہ یا اس سے مرعوب ہے اور اسی بناء پر یا تو دینی تعلیم کی ضرورت کا منکر ہے یا مدارس کو ان کو موجودہ شکل میں نا قابل قبول گردانتا ہے، اور ان کا قبلہ بدلنے کی ہر کوشش عمل میں لانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔

ایسے حالات میں پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہے کہ مدارس اسلامیہ، کتاب وسنت کی روشنی میں اپنے اکابر رحمہم اللہ کے طے کردہ منہاج اور ان کے اختیار فرمودہ طرز عمل پر گامزن رہیں، طلبہ کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دیں، مخلص، محنتی اور باصلاحیت اساتذہ کا تقرر کریں، اساتذہ کے مشاہرے اور طلبہ کے قیام وطعام کا معیار بہتر بنائیں، حساب وکتاب شفاف رکھیں، انتظامی معاملات میں، قرآنی حکم ''وأمرھم شوریٰ بینھم'' کو اپنا نصب العین بنائیں، مدرسہ کے دستور العمل کی پابندی کریں، مختصر یہ کہ ایسے اقدامات عمل میں لائیں جو مدارس میں افراد سازی ومردم گری کا وہ ماحول واپس لانے میں مددگار ہوں جو ان کا طرۂ امتیاز رہا ہے۔

تجویز نمبر (۳)

عیسائیت، قادیانیت اور فرق ضالہ کے خلاف منظّم اور مربوط جدوجہد کی ضرورت

رابطہ مدارس اسلامیہ کی مجلس عمومی کا یہ اہم اجلاس، مؤقر ذمہ داران مدارس کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہے کہ ان کی ذمہ داری صرف تعلیم وتدریس ہی نہیں ہے بلکہ غلط افکار وعقائد سے مسلمانوں کی حفاظت، باطل تاویلات وتحریفات کی تردید اور شریعت اسلامیہ کی، قرآن وسنت پر مبنی تشریح پیش کرنا بھی ان کا فریضہ بلکہ سب سے اہم فریضہ ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں **ینفون عنه تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاهلین** کے الفاظ سے حاملین علم کے فرائض منصبی کی تعیین کی گئی ہے، اس لئے مذاہبِ باطلہ اور فرقِ ضالہ کے دام فریب کا شکار ہونے سے سادہ لوح مسلمانوں کو بچانے کے لئے مدارس کو پہلے سے کہیں زیادہ سرگرم ہونے کی ضرورت ہے، کیونکہ عصر حاضر میں ان باطل مذاہب اور فرقوں نے اپنی سرگرمیاں تیز کردی ہیں۔

چنانچہ عیسائیت ایک بار پھر سر اُبھار رہی ہے۔ عیسائی مشنریاں مسلمانوں کی ناخواندگی اور غربت کا فائدہ اٹھا کر ان کو اپنے دام فریب میں پھانسنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ ان کی اِن ارتدادی سرگرمیوں کے خلاف جدجہد تیز کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

نیز منظّم انداز پر قادیانیت کے تعاقب وتردید پر توجہ مرکوز رکھنے کی ضرورت ہے، اس لئے کہ یہ دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ایسی بغاوت کی آگ ہے جو مسلمانوں کے خرمن ایمان کو پھونک ڈالتی ہے، موجودہ وقت میں قادیانی اپنے مغربی آقاؤں کے مادی ومعنوی تعاون سے، اپنے مذہب کی ترویج واشاعت کے لئے ہر قسم کے ہتھکنڈے اپنا رہے ہیں۔

اسی طرح غیر مقلدین کی جارحیت اور ان کی جانب سے اہل سنت کے سواد اعظم، حضرات احناف بالخصوص علمائے دیوبند کے خلاف شر انگیز مہم مسلسل جاری ہے، ادھر کچھ عرصے سے شیعیت وبریلویت کی سرگرمیوں میں بھی تیزی آرہی ہے، ان تمام فرقِ ضالہ کی تردید وتعاقب کے لئے مدارسِ اسلامیہ کو فوری طور پر متوجہ ہونا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے ضروری ہے کہ:

(۱) علماء وفضلا کو ان تمام فرقوں کی تردید کے لئے باقاعدہ تیار کیا جائے، جس کے لئے مختلف علاقوں میں تربیتی کیمپ لگائے جائیں، ہر علاقہ کے بڑے مدارس، دارالعلوم کی رہنمائی میں اس کا انتظام کریں۔

(۲) مسلمانوں کے تمام طبقات کو ان باطل افکار کی زہرناکی سے واقف کرایا جائے، اس کے لئے آسان زبان میں لٹریچر بھی تیار کیا جائے اور حسب ضرورت عمومی اجلاس منعقد کیے جائیں۔

(۳) تمام ہی مدارس اپنے علاقوں میں فرق باطلہ کی سرگرمیوں پر گہری نظر رکھیں، ان کی روک تھام کی کوشش کریں، اور حسب ضرورت، دارالعلوم میں فرق باطلہ کی تردید سرگرم شعبوں بالخصوص کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت اور شعبۂ تحفظ سنت سے تعاون حاصل کریں۔

(۴) بڑے مدارس، دارالعلوم کے طرز پر اپنے یہاں کی منتہی جماعتوں کے طلبہ کے لئے محاضرات کا نظام شروع کریں۔

تجویز نمبر (۴)

فلسطین میں اسرائیلی مظالم کی مذمت اور حکومت ہند کی سرد مہری پر اظہار تشویش

ملت کا اسلامیہ کی نمائندگی کرنے والے مدارس اسلامیہ کا یہ اجلاس، فلسطین میں جاری اسرائیلی مظالم بالخصوص غزہ پر اسرائیل کی وحشیانہ بمباری کی اور مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے کی کوششوں کی شدید مذمت کرتا ہے، اسرائیل اپنے غیر منصفانہ قیام کے روز اول ہی سے فلسطینی مسلمانوں پر شدید ترین مظالم کا ایک سیاہ ریکارڈ رکھتا ہے اور عالمی استعماری طاقتوں کی جانب سے اس کی مسلسل پشت پناہی نے وہاں قیام امن کو ایک خواب وخیال بنا دیا ہے جو حد درجہ قابل مذمت ہے۔

لیکن اس سلسلے میں حکومت ہند کا رویہ اور زیادہ حیرت وافسوس کا باعث ہے جس نے تازہ اسرائیلی مظالم کے خلاف ایک لفظ زبان سے نہیں نکالا ہے، جب کہ آزادی کے بعد ہی سے فلسطینی کاز کی حمایت، ہماری خارجہ پالیسی کا اہم حصہ رہی ہے، جس نے عالم عرب سے ہندوستان کے تعلقات کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ آزادی کے بعد ملک کی قیادت سنبھالنے والی اور منصفانہ خارجہ پالیسی دینے والی پارٹی ہی کی حکومت اپنے راستے سے ہٹ گئی ہے، اور فلسطینی مسلمانوں کو نظر انداز کر کے اسرائیل سے تعلقات وسیع کر رہی ہے، یہ اجلاس محسوس کرتا ہے کہ یہ چیز خود ہمارے ملک کے مفاد میں نہیں ہے، اس لئے حکومت کو چاہیے کہ جلد از جلد اپنی خارجہ پالیسی کو صحیح رخ دینے کی کوشش کرے اور فلسطینی مظلومین کی حمایت میں اپنا کردار ادا کرے۔

تجویز نمبر (۵)

دینی مکاتب کے قیام پر توجہ کی ضرورت

یہ اجلاس تمام مدارس کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ میں بنیادی کردار مکاتب دینیہ کا ہوتا ہے، جن دیہاتوں میں مکاتب قائم ہو جاتے ہیں وہاں باطل طاقتیں اور گمراہ فرقے اپنی کوششوں میں بڑی حد تک ناکام ہو جاتے ہیں، اس لئے تمام ہی اہم مدارس اسلامیہ اس اہم کام کو اپنا مشن بنالیں اور اپنے علاقوں میں مکاتب کا جال پھیلا دیں، تاکہ مسلمانوں میں دینی تعلیم عام ہو جائے اور باطل تحریکات سے ان کا تحفظ ہو سکے۔

تجویز نمبر (۶)

تجویز تعزیت

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، ان تمام حضرات کے لئے دعاء مغفرت اور اظہار تعزیت کرتا ہے جو گذشتہ اجلاس کے بعد داغ مفارقت دے گئے،

بالخصوص اس کاروان علم وعرفان کے سنجیدہ ومدبر سالار ہم سب کے بزرگ حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب قدس اللہ سرہ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند، جن کی رہنمائی سے ہم گذشتہ اجلاس تک مستفید ہوتے رہے اور جو تیس سال تک دارالعلوم دیوبند کی ہمہ جہتی مخلصانہ خدمات انجام دینے کے بعد حضرات اکابرؒ کے اس قافلۂ خیر میں شامل ہو گئے جس کے نشانات قدم ہم سب کے لئے مشعل راہ ہیں، حضرت مرحوم کی دیانت وامانت ضرب المثل تھی، وہ دارالعلوم دیوبند کے تمام شعبوں کے ساتھ ساتھ، رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ سے بھی بہت دلچسپی رکھتے تھے اور اس پلیٹ فارم سے مدارس کی بہترین رہنمائی فرماتے تھے، یہ اجلاس حضرت مرحوم کے پسماندگان سے تعزیت کے ساتھ بارگاہ رب العزت میں دعاء کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت میں اپنے قرب کے اعلیٰ درجات سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دوسری اہم شخصیت جن کے سائے سے گذشتہ عرصہ میں محرومی ہوئی، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا نصیر احمد خاں صاحب نور اللہ مرقدہ صدر المدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند ہیں، حضرت کا فیض دارالعلوم دیوبند میں تقریباً ۶۵ رسال جاری رہا اور دیگر علوم وفنون کے ساتھ ساتھ تیس سال بخاری شریف کا درس حضرت سے متعلق رہا، اس عرصہ میں پندرہ بیس ہزار علماء نے حضرت سے بخاری شریف کا پڑھنے کا شرف حاصل کیا، آج ایسی بافیض شخصیت سے بھی محروم ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔

اسی طرح دارالعلوم دیوبند کے کارگذار مہتمم حضرت مولانا غلام رسول خاموش صاحب قدس سرہ کا حادثۂ وفات بھی اسی عرصہ میں پیش آیا، موصوف انتہائی مخلص اور بابرکت شخصیت کے مالک تھے، بڑی دیانت وامانت اور مستعدی سے انتظامی معاملات کو دیکھتے تھے، افسوس ایسی مخلص شخصیت سے بھی ہم محروم ہو چکے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے۔

اس کے علاوہ ماضی قریب میں کچھ اور اہم شخصیات نے بھی داغ مفارقت دیا ہے،

جن میں دارالعلوم دیوبند کے مؤقر رکن شوریٰ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحبؒ ناظم مجلس علمیہ، حیدرآباد آندھراپردیش، شیخ طریقت حضرت قاری امیرحسن صاحب، استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خورشید عالم صاحبؒ دیوبندی شیخ الحدیث وقف دارالعلوم دیوبند، تحفظ سنت اور رد غیر مقلدیت کے موضوع پر سند کی حیثیت رکھنے والے، مسلک حق کے بہترین ترجمان حضرت مولانا ابوبکر صاحب غازی پوریؒ، مظاہر علوم کے قدیم ترین استاذ حضرت مولانا سید وقار علی صاحبؒ مظاہری، دارالعلوم اسلامیہ بستی کے صدر اور مجلس عاملہ رابطہ کے رکن حضرت مولانا محمد باقر حسین صاحب بستوی، نیز مظاہر علوم وقف کے شیخ الحدیث حضرت مولانا عثمان غنی صاحب، حضرت مولانا محمد حنیف صاحب مہتمم مدرسہ خادم العلوم باغوں والی، حضرت مولانا صفی اللہ خاں صاحبؒ مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم جلال آباد، مولانا قمرالحسن صاحب بھاگلپور، اور ابھی حال ہی وفات پانے والے، دارالعلوم دیوبند کے رکن شوریٰ وعاملہ، جمعیۃ علماء ہند اور ملت کے قدیم بےلوث خادم حافظ محمد صدیق صاحبؒ مرادآباد، نیز اہلیہ محترمہ حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند اور اہلیہ محترمہ حضرت مولانا ریاست علی صاحب دامت برکاتہم استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند، ودیگر مرحومین۔

اجلاس کے تمام شرکاء ان تمام حضرات کے پسماندگان کی خدمت میں تعزیت پیش کرتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں کہ رب کریم ان تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے آمین۔

❍❖❍

اعلامیہ

مشاورتی اجلاس تحفظِ سنت دارالعلوم دیوبند

منعقدہ:۱۳/فروری ۲۰۱۳ء مطابق ۲/ ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ بروز چہارشنبہ

علمائے ہند کا یہ نمائندہ اجلاس ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر اپنے اس اذعان ویقین کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت نجومِ ہدایت ہے، ان کی روایت تو حجت ہے ہی، ان کی درایت بھی امت کے لیے نمونۂ عمل ہے، عہد صحابہ میں جن احکام ومسائل کے بارے میں اجماع ہوگیا ہے وہ دین میں حجت ہیں، ان سے انحراف جائز نہیں۔ اور جن مسائل میں ان کی آراء مختلف رہی ہیں ہمارے نزدیک حق وصواب انہیں میں منحصر ہوگا، ان سے خروج درست نہیں، اسی طرح وہ مسائل جن پر ائمہ اربعہ: امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کا اتفاق ہے اب ان سے خروج بے دینی ہے۔

یہ اجلاس اس بات کا بھی اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ ائمہ مجتہدین اور فقہاء ومحدثین کی علمی ودینی خدمات اہل اسلام کا ایک عظیم سرمایہ ہے، جن پر مکمل اعتماد ہمارے لیے خیر وفلاح اور سعادت کا باعث ہے، علمائے ہند کے اس اجلاس کا یہ احساس ہے کہ معاندین اسلام، بالخصوص یورپ اور امریکہ اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے دائرۂ حدود ونفوذ کو تنگ سے تنگ کرنے کے لیے پوری قوت کے ساتھ تحریک چلا رہے ہیں، ایسے پُر آشوب وقت میں پورے عالمِ اسلام کو متحد ہوکر ان کی اس منفی جارحانہ تحریک کا مقابلہ کرنا چاہئے، لیکن جماعتِ غیر مقلدین نے نہ جانے کن تحفظات کے تحت ان کے مقابلے کے بجائے خود مسلمانوں کے خلاف چوطرفہ محاذ کھول رکھا ہے، اور مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو بزعمِ خود دین سے خارج کرنے کی جدوجہد میں مبتلا ہیں اور افسوس وحیرت تو اس بات پر ہے کہ سعودی حکومت ان غیر مقلدین کی ہر طرح سے ہم نوائی کررہی ہے، اور ''وزاۃ الشؤن

الاسلامیہ ‘‘ کے شعبہ ’’توعیۃ الجالیات ‘‘ نے مقلد مسلمانوں، بالخصوص احناف کے اکابر علماء کے خلاف مہم چلا رکھی ہے، سعودی حکومت جو اتفاق بین المسلمین کی سب سے بڑی داعی ہے اور ماضی میں اس نے اس سلسلے میں قابلِ ذکر خدمات انجام دی ہیں، وہی آج افتراق بین المسلمین کا سبب بنی ہوئی ہے، اس کا یہ رویہ جہاں عام مسلمانوں کے حق میں نقصان دہ ہے، وہیں خود سعودی حکومت کے لیے اس کا انجام بہتر نہیں ہوگا۔

یہ اجلاس حکومت سعودی عرب سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس سلسلہ پر روک لگائے اور اسکے لیے عملی اقدامات کرے، ورنہ امت کا سواد اعظم ہند و بیرون ہند میں سعودی حکومت کے اس طرزِ عمل پر اپنی بے چینی کا اظہار کرنے پر مجبور ہوگا۔

تجاویز

مشاورتی اجلاس تحفظ سنت، دارالعلوم دیوبند

منعقدہ: ۱۳/فروری ۲۰۱۳ء مطابق ۲/ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ بروز چہارشنبہ

دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام، تحفظ سنت کے موضوع پر منعقد ہونے والا یہ اہم مشاورتی اجلاس پورے اعتماد کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ امت مسلمہ کے لیے راہ ہدایت، اہل السنۃ والجماعۃ کا وہ راستہ ہے جسے حدیث شریف میں ’’مَاانَا عَلَیْہ وَ اصْحَابِی‘‘ کے جامع لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی حضراتِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرات ائمہ مجتہدین رحمہم اللہ کی بیان کردہ تفصیلات کی روشنی میں کتاب وسنت پر عمل کرنا اور ائمہ واسلاف کے راستے پر مضبوطی سے کاربند رہنا، جسے ہر دور میں امت کے سواد اعظم نے اختیار کیا اور جس کی نمائندگی پوری جامعیت کے ساتھ، اس دور میں، حضرات اکابر دیوبند کے ذریعہ ہوتی ہے۔

اس راہ ہدایت سے امت مسلمہ کو منحرف کرنے کی جو ناروا کوششیں گذشتہ تقریباً ڈیڑھ صدی سے جاری ہیں، ان کا جھنڈا موجودہ دور میں جماعت غیر مقلدین نے اٹھا رکھا ہے،

اور علماء سے امت کا رابطہ منقطع کرنے اور علماء پر اعتماد کمزور کرنے کی مسلسل محنت کے نتیجہ میں مسلمانوں کا ایک طبقہ اس نئی فکر سے متاثر ہو رہا ہے۔ اس لیے علماء کرام اور مدارس اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ امت مسلمہ کو اس فکری گمراہی سے محفوظ رکھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور بھرپور جدوجہد سے کام لیں۔

اس مقصد کے لیے یہ اجلاس درج ذیل اقدامات تجویز کرتا ہے اور امید کرتا ہے کہ حضراتِ علماء، اربابِ مدارس اور ملت کے تمام دمہ دار حضرات، ان تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کریں گے۔

﴿۱﴾ بڑے مدارس طلبہ کو اس موضوع پر تیار کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے طرز پر محاضرات کا نظام قائم کریں جن میں تکمیلات اور منتہی جماعتوں کے طلبہ شریک ہوں۔

﴿۲﴾ منتخب اساتذہ کرام کو اس موضوع پر تربیت دی جائے۔

﴿۳﴾ بڑے مدارس اپنے یہاں ایسے مبلغین کا تقرر کریں جو اس موضوع پر بھرپور تیاری کے ساتھ کام کر سکیں۔

﴿۴﴾ اس موضوع پر اساتذۂ مدارس، ائمہ مساجد اور مقامی علماء کی تدریب کے لیے علاقائی سطح پر تربیتی کیمپ منعقد کیے جائیں۔

﴿۵﴾ جو مسائل غیر مقلدین اٹھاتے ہیں ان کے بارے میں مختصر اور جامع و مدلل کتابچے تیار کرا کے عام کیے جائیں۔

﴿۶﴾ مختلف شہروں میں ''مجلس تحفظ شریعت'' کے نام سے کمیٹیاں قائم کی جائیں، جو غیر مقلدین اور دیگر فرق باطلہ کے تعاقب کا کام کریں۔

﴿۷﴾ جو سادہ لوح عوام یا عصری تعلیم یافتہ لوگ غیر مقلدین سے متاثر ہوتے ہیں ان کو، انفرادی محنت اور عمومی جلسوں کے ذریعہ صحیح فکر سے روشناس کرایا جائے۔

﴿۸﴾ ائمۂ مساجد حسب ضرورت اس موضوع پر گفتگو کریں اور ذمہ داران مساجد اس میں اُن کا تعاون کریں۔

﴿۹﴾ طلبہ کو احادیث یاد کرانے کا سلسلہ جاری کیا جائے اور اُن میں بھرپور مسلکی شعور پیدا کیا جائے۔

﴿۱۰﴾ یہ اجلاس، مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند سے اپیل کرتا ہے کہ وہ دارالعلوم میں سرگرم عمل شعبۂ تحفظ سنت کے دائرۂ کار کو وسعت دے؛ تاکہ اس کے ذریعہ افراد سازی کا کام بڑے پیمانے پر کیا جاسکے۔

﴿۱۱﴾ سعودی حکومت اور علماء ومشائخ کو صحیح صورت حال سے واقف کرانے کے لیے، دارالعلوم دیوبند کی قیادت میں موقر علماء کا ایک وفد وہاں کا دورہ کرے۔ اور اعلامیہ کے مطابق اجلاس کے اندیشوں اور جذبات سے حکومت سعودیہ کو واقف کرائے کہ غیر مقلدین، سعودی علماء ومشائخ کا نام لے کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں، وہاں سے حاصل شدہ وسائل کا غلط استعمال کرتے ہیں اور اہل حق سے سعودی عرب کی حکومت اور علماء کو دور کرنے کے لیے غلط پروپیگنڈے کا سہارا لیتے ہیں، اور جالیات کے شعبۂ تبلیغ کا بھی غلط استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح وہ سعودی حکومت کی بدنامی کا سبب بن رہے ہیں اور امت میں تفریق پیدا کررہے ہیں؛ لہذا حکومت سعودیہ کو چاہیے کہ وہ راہِ سلف سے منحرف اس فرقے کی تائید وتقویت کے بجائے اس پر قدغن لگائے۔

○❖○



تجاویز

منظور کردہ: کل ہند اجلاس مجلس عمومی

رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ:

منعقدہ: ۳؍ جمادی الثانیہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۴ مارچ ۲۰۱۵ء بروز منگل

زیر صدارت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

شائع کردہ:

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

تجویز نمبر (۱): حکومتِ ہند کو اس کی ذمہ داریوں کی یاددہانی

مجلس عمومی کل ہند رابطۂ مدارسِ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ عظیم الشان اجلاس، حکومت ہند کو اس کی ذمہ داریاں یاد دلانا ضروری سمجھتا ہے، خاص طور پر اس لیے کہ ملک کے طول وعرض میں مختلف ناموں سے سرگرم، فرقہ پرست عناصر کے غیر ذمہ دارانہ بیانات واقدامات اور انتہا پسندانہ طرزِ عمل کی وجہ سے ملک کی فرقہ وارانہ یک جہتی اور ہم آہنگی کو سخت خطرہ لاحق ہوگیا ہے اور بعض صوبائی حکومتوں کی جانب سے مخصوص مذہبی کتابوں کو نصاب میں شامل کرنے اور مخصوص طریقۂ عبادت (مثلاً سوریہ نمسکار) کو اسکولوں میں لازم کرنے جیسے فیصلے آئین کے جمہوری کردار سے ہم آہنگ نہیں ہیں، جس سے اقلیتوں بشمول مسلمانوں کو اپنے آئینی حقوق سے محرومی کا احساس پیدا ہونا لازمی ہے، جو ملک وقوم کے حق میں بہتر نہیں ہے۔

جب کہ یہ حقیقت بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ ملک کی یک جہتی اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی ورواداری ہی نہیں؛ بلکہ ملک کے امن وامان کا تحفظ، ملک کے جمہوری اور سیکولر نظام کے ذریعہ ہی ہوسکتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ملک کی آزادی سے لے کر اس کے استحکام وترقی میں ملک کی اقلیتیں بالخصوص مسلمانوں کی قربانیاں نیز وطن کے لیے قربانی اور وفاداری میں مسلمانوں اور مدارسِ اسلامیہ کا کردار ہر شک وشبہ سے بالاتر اور مثالی ہے، جس کا اعتراف ہر دور میں حکومت کے ذمہ داران کرتے رہے ہیں، لیکن فرقہ پرست طاقتیں آئے دن مسلمانوں اور ان کے دستوری حقوق بالخصوص مدارسِ اسلامیہ کے خلاف بیان بازی کرکے ملک کے امن وامان اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو تباہ کرنے کے درپے ہیں، جس سے عالمی سطح پر بھی ملک کی شبیہ خراب ہورہی ہے۔

اس لیے یہ اجلاس حکومتِ ہند کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ وہ اپنی آئینی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اس صورتحال پر روک لگائے اور سیکولرزم کے تحفظ اور تمام اقلیتوں کو مطمئن کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرے۔

تجویز نمبر (۲): موجودہ حالات اور مدارس کو درپیش مسائل ومشکلات کا حل

مجلس عمومی کل ہند رابطۂ مدارسِ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ عظیم الشان اجلاس، مدارسِ اسلامیہ کو اس صورتِ حال کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ گذشتہ چند سالوں کے دوران عالمی اور ملکی سطح پر رونما ہونے والی تبدیلیوں نے مدارس اسلامیہ اور تمام مسلمانوں کے لیے نئے چیلنج کھڑے کردیے ہیں، ایک طرف مسلمانوں کو مشتعل کرنے اور انھیں غیرضروری معاملات میں الجھانے کی ناروا کوششیں جاری ہیں، دوسری طرف ان کے شفاف کردار کو مشتبہ بنانے اور ہر قسم کا نقصان پہنچانے کی سازشیں ہورہی ہیں اور مجموعی اعتبار سے ایسا ماحول پیدا کیا جارہا ہے جس میں مسلمان یا تو مایوسی کا شکار ہوکر پیچھے ہٹ جائیں یا مشتعل ہوکر منفی ذہنیت کا شکار ہوجائیں۔

ایسے حالات میں مدارسِ اسلامیہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک طرف تو مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کریں اور قرآن وحدیث کی روشنی میں ان کو بتائیں کہ مسلمان کا کام نہ تو مایوس ہونا ہے اور نہ مشتعل ہونا، بلکہ ایک اچھا مسلمان ہر قسم کی صورت حال کا سامنا پورے تحمل وتدبر اور دانش مندی سے کرتا ہے اور اپنی ذمہ داری پوری کرتے ہوئے اپنے اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے، اس لیے مسلمان کسی منفی پروپیگنڈہ کا شکار نہ ہوں اور اپنے بچوں کی دینی وعصری تعلیم پر بھرپور توجہ دیں اور اپنے حقوق کے لیے آئینی جدوجہد جاری رکھیں اور اپنے معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرکے اللہ کی مدد کے مستحق بننے کی کوشش کریں۔

دوسری طرف خود مدارسِ اسلامیہ اپنے نظام سے ہر قسم کی خامیوں کو دور کریں، اپنے تعلیمی وتربیتی نظام کو بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ اپنے تمام کاموں میں ایسی شفافیت لائیں کہ کسی کو انگلی اٹھانے کا موقع نہ مل سکے، مدارس کی جائیداد اور حساب کتاب کو قانونی اعتبار سے مستحکم رکھیں، مشتبہ عناصر سے ہوشیار رہیں، اپنے علاقہ کی دینی ضرورتوں کے ساتھ بلاتفریقِ مذہب عام انسانی ضرورتوں کی تکمیل میں بھی اپنا اخلاقی کردار ادا کریں، برادرانِ

وطن سے مناسب تعلقات رکھیں اور حسب موقع ان کو مدارس میں دعوت دے کر مدارس کے پیغامِ امن وانسانیت سے واقف ہونے کا موقع دیں، غیر متعلقہ مسائل میں دلچسپی لینے سے اجتناب کریں اور اپنے مجموعی کردار سے اسلام کی بہترین نمائندگی کا فریضہ انجام دیں۔

تجویز نمبر (۳): معیارِ تعلیم وتربیت اور داخلی نظام بہتر بنانے کی ضرورت

مجلس عمومی رابطۂ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ اجلاس تمام مدارسِ اسلامیہ کو اس طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ تعلیم وتربیت کی عمدگی مدارس کی روح ہے اور نظام کی بہتری اس کے لیے شرط ہے، مدارس کا مقصد ایسے رجالِ کار تیار کرنا ہے جو کمالِ علم وعمل سے متصف اور خشیت وانابت کی کیفیت سے مزین ہوں، جن کی دین سے وفاداری ہر دنیوی مفاد سے بالاتر ہو اور جو اپنے علمی رسوخ، عملی پختگی اور اخلاقی پاکیزگی کی بنا پر ملت اسلامیہ کی بہترین رہنمائی کرسکیں۔

ظاہر ہے ایسے افراد کی تیاری کے لیے تعلیم وتربیت کی عمدگی حد درجہ ضروری ہے، اس مقصد کے لیے ضروری ہوگا کہ تعلیم وتربیت کو مدرسہ کے نظام میں مقصد کی حیثیت سے اہمیت دی جائے، باصلاحیت اور محنتی اساتذہ کا تقرر کیا جائے، طلبہ کی بھرپور علمی وعملی تربیت کا نظام بنایا جائے اور مدرسہ کا ماحول ایسا بنایا جائے کہ دیکھنے والے کو پہلی نظر ہی میں ایک علمی اور دینی مہذب معاشرہ کا عکس نظر آئے، ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ مدرسہ کا داخلی نظام بہتر بنایا جائے، اساتذہ وطلبہ کے ساتھ بہترین طرزِ عمل اختیار کیا جائے، حوصلہ افزائی کے لیے علمی وعملی کارگزاری کو معیار بنایا جائے، مالیاتی نظام کو شرعی وقانونی پہلوؤں سے شفاف رکھا جائے، نظام کی عمدگی کا ایک اہم حصہ امتحانات کا معیار بہتر بنانا ہے، اس پر سنجیدگی سے توجہ دی جائے، مجموعی اعتبار سے رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کے طے کردہ نظامِ تعلیم وتربیت اور ضابطۂ اخلاق کو نافذ کیا جائے۔

❍❖❍

تجویز نمبر (۴): معاشرہ کی اصلاح میں مدارس کا کردار

مجلسِ عمومی رابطۂ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ اہم اجلاس، اس بات کی طرف ذمہ دارانِ مدارس کی توجہ مبذول کرانا ضروری سمجھتا ہے کہ مسلم معاشرہ کی اصلاح، مدارس کی ایک اہم ذمہ داری کی حیثیت رکھتی ہے، بالخصوص ہندوستان جیسے ملک میں مسلمانوں کے تمام دینی معاملات کی نگرانی بنیادی طور پر مدارس کا فرضِ منصبی ہے اور معاشرے میں بگاڑ جس تیزی سے آرہا ہے اس سے ہر شخص واقف ہے، بالخصوص انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعہ نوجوان طبقہ میں برائیاں جراثیم کی طرح سرایت کررہی ہیں اور بے حیائی، فحاشی وعریانیت عام ہورہی ہے، مزید یہ کہ دورِ جدید کی لائی ہوئی ان تمام برائیوں کے ساتھ ساتھ پہلے سے چلی آرہی خرابیاں اپنی جگہ برقرار ہیں، خاص طور پر شادی بیاہ کی رسومات، جہیز کے مطالبہ کی لعنت، شراب نوشی، حرام ذرائع سے مال کمانے کی ہوس، بے پردگی، دینی تعلیم سے دوری اور نماز سے غفلت جیسے بڑے گناہ آج بھی مسلم معاشرہ میں عام ہیں۔

ایسے حالات میں مدارسِ اسلامیہ کے ذمہ داران اور تمام علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ پوری دل سوزی کے ساتھ معاشرے کی اصلاح میں اپنا کردار ادا کریں اور اس سلسلے میں باہمی مشورے سے ہر علاقہ کی ضرورت کے مطابق عملی اقدامات کریں اور اس میں ایک دوسرے کا تعاون کریں، نیز اس کے لیے صرف رسمی اور ضابطے کی کارروائیوں پر اکتفا نہ کریں؛ بلکہ اللہ سے رابطہ مضبوط بنانے کی فکر کریں اور تزکیہ واصلاح کا ماحول عام کریں۔

تجویز نمبر (۵): ادیانِ باطلہ اور فرقِ ضالّہ کے تعاقب کی ضرورت

مجلسِ عمومی رابطۂ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ اجلاس، شدت کے ساتھ اس بات کو محسوس کرتا ہے کہ موجودہ زمانے میں تمام باطل مذاہب اور گمراہ فرقے، پہلے سے زیادہ سرگرمی کے ساتھ میدانِ عمل میں آگئے ہیں اور وہ اپنے باطل افکار کو جس حوصلہ کے ساتھ پھیلانے کے لیے سرگرم ہیں وہ تمام اہلِ حق کے لیے لمحہ فکریہ ہے، اس لیے یہ اجلاس مدارسِ اسلامیہ کو دو باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہے:

(۱) اسلام، اللہ رب العزت کا آخری اور پسندیدہ دین ہے، جس کے آنے کے بعد دیگر تمام مذاہب وادیان منسوخ ہیں، اب جو لوگ ان مذاہب کا دامن تھامے ہوئے ہیں ان کو حقیقت سے واقف کرانا مسلمانوں کی ذمہ داری ہے، بالخصوص اس صورت حال میں کہ وہ لوگ اپنے باطل مذاہب کی اشاعت کے لیے اس حد تک آگے بڑھ آئے ہیں کہ خود مسلمانوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، ایسے میں مدارسِ اسلامیہ کو پوری حکمت وسنجیدگی کے ساتھ اس میدان میں اپنا کردار ادا کرنا ضروری ہے، تاکہ دنیا کے سامنے اسلام کی خوبیاں آئیں اور نہ صرف مسلمان اپنے دین وایمان پر ثابت قدم رہیں، بلکہ دیگر مذاہب کی تنگنائیوں میں محصور طبقہ بھی اسلام کی وسعت اور عدل وانصاف سے مستفید ہو سکے۔

(۲) مدارسِ اسلامیہ اور علماءِ امت کا یہ طبقہ جو مسلکِ اہل السنۃ والجماعۃ کا نمائندہ اور حضراتِ اکابر دیوبند رحمہم اللہ کی فکر مستقیم کا وارث ہے، اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مسلمانوں میں شامل یا اسلام سے منسوب فرقِ ضالّہ کے تعاقب پر بھی پوری توجہ دیں اور اس بات کو محسوس کریں کہ موجودہ زمانے میں یہ تمام فرقے دوبارہ پوری شدت کے ساتھ میدان میں اتر آئے ہیں اور مسلمانوں کے تمام طبقات میں اپنے باطل افکار کی اشاعت کے لیے محنت کر رہے ہیں اور آزاد فکری کے اس دور میں مسلمانوں کی ایک تعداد ان کا شکار بھی ہو رہی ہے، ایسے حالات میں ان کی مدلل تردید اور مسلکِ حق کی اشاعت بھی مدارس کے فرضِ منصبی کا حصہ ہے؛ اس لیے اربابِ مدارس اس میدان میں بھی منظّم محنت پر توجہ مرکوز فرمائیں، خاص طور سے غیر مقلدیت، بریلویت اور شیعیت کی تردید کے لیے افراد سازی کی کوشش کی جائے۔

اسی طرح قادیانیت کا فتنہ بھی حسب سابق سرگرم ہے اور اس میدان میں بھی ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ان موضوعات پر کام کرنے کے لیے دار العلوم دیوبند کے شعبۂ تحفظِ ختمِ نبوت، شعبۂ تحفظِ سنت اور شعبۂ محاضرات سے رہنمائی اور تعاون حاصل کیا جائے۔

تجویز نمبر(۶): ارتدادی سرگرمیوں کے تعاقب اور روک تھام کے لیے نظام کار بنانے کی ضرورت

مجلسِ عمومی رابطۂ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ اجلاس، مدارسِ اسلامیہ کو اس سنگین مسئلہ کی طرف بھی متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے جو فرقہ پرست تنظیموں کی ارتدادی تحریک کی شکل میں سامنے آیا ہے، جس کا مقصد غریب نادار اور دینی اعتبار سے کمزور مسلمانوں کو ایمان سے محروم کرنا اور مرتد بنانا ہے، جو ایک مسلمان کے لیے دنیا و آخرت کا سب سے بڑا نقصان ہے۔ یہ فتنہ اگرچہ کچھ دنوں سے زیادہ نمایاں طور پر تذکرے میں نہیں آرہا ہے، لیکن بنیادی طور پر یہ اب بھی زندہ ہے؛ کیوں کہ یہ دراصل ایک مسلسل تحریک ہے، اس کا سب سے پہلا منظّم مظاہرہ بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں ''شدھی سنگٹھن'' کی ارتدادی تحریک کی شکل میں ہوا تھا، جس کے مقاصد میں اس وقت تحریک خلافت کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے ہندو مسلم اتحاد کو سبوتاژ کرنا تھا، حضرات اکابر دیوبند رحمہم اللہ نے پوری قوت سے اس کا مقابلہ کیا اور مسلسل جدوجہد کے ذریعہ اس طوفان کو روکا۔

آج یہ تحریک دوبارہ سر ابھار رہی ہے اور اس کی سنگینی کو نظر انداز کرنا فاش غلطی ہوگی؛ اس لیے ضروری ہے کہ مدارسِ اسلامیہ اس کی سرکوبی کے لیے کوئی نظام مرتب کریں اور دارالعلوم دیوبند سے اس سلسلے میں تعاون ورہنمائی لے کر باقاعدہ تمام متعلقہ علاقوں میں محنت شروع کریں۔

تجویز نمبر(۷): تجویز تعزیت

مجلسِ عمومی رابطۂ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کا یہ اجلاس، درج ذیل حضرات کے حادثۂ وفات پر اظہارِ رنج وغم کرتا ہے، جن سے ملتِ اسلامیہ کو ماضی قریب میں محروم ہونا پڑا، ان شخصیات کا تعلق مختلف میدانوں سے ہے، لیکن یہ سب اپنے اپنے میدان اور دائرۂ کار میں ملتِ اسلامیہ کے لیے اہم سرمایہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ

ان حضرات کی خدمات کو قبول فرمائے اور ان کی مغفرت فرما کر قرب کے اعلیٰ درجات سے نوازے، آمین!

(۱) خادمِ حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز، سعودی عرب۔
(۲) حضرت مولانا زبیرالحسن صاحب کاندھلوی، بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی۔
(۳) حضرت مولانا محمد ادریس صاحب، خلیفہ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ (کشن گنج بہار)
(۴) حضرت مولانا محمد کامل صاحب، مہتمم مدرسہ بدرالعلوم گڑھی دولت (شاملی)
(۵) حضرت مولانا ذوالفقار احمد صاحب، چترا جھارکھنڈ۔
(۶) جناب ڈاکٹر کلیم عاجز صاحب، امیرِ تبلیغ صوبہ بہار۔
(۷) جناب مولانا محمد صاحب کاندھلوی، بنگلہ والی مسجد نظام الدین دہلی۔
(۸) جناب مولانا حسین احمد صاحب پونچھ، رکن مجلس عاملہ رابطہ۔

○❖○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلامیہ: کل ہند اجلاس مجلس عمومی رابطہ مدارس

منعقدہ ۲۳ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲ر مارچ ۲۰۱۸ء

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اہم اجلاس، مدارس کے بارے میں حکومت کی منفی پالیسیوں اور اسلام دشمن عناصر کے مخالفانہ پروپیگنڈے کی جانب ذمہ دارانِ مدارس کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہے، جس کا سلسلہ یوں تو عرصہ دراز سے جاری ہے؛ لیکن حالیہ عرصے میں اسی ذہنیت کے برسراقتدار آجانے کی وجہ سے مدارس کے لیے اندیشوں میں اضافہ ہوگیا ہے، مدارس اور اُن سے وابستہ سادہ لوح طلباء وعلماء کے طبقے پر دہشت گردی کا الزام لگانے کا سلسلہ تو مدتوں سے جاری ہے، اب اس سے آگے بڑھ کر متعدد صوبائی حکومتوں کی جانب سے مدارس کو بعض مشرکانہ گیتوں یا شرک سے متاثرہ رسوم کی تکمیل کا پابند بنانے کی کوشش کی گئی ہے، بعض حکومتوں کی جانب سے امداد یافتہ مدارس کو جمعہ کے بجائے اتوار کے دن چھٹی کرنے یا جمعہ کی نماز کا وقفہ محدود کرنے کا آرڈر دیا گیا اور مدرسہ کا نظام الاوقات مدارس کے عام ماحول سے ہٹ کر اسکولوں کے طرز پر کرنے کا پابند بنایا گیا۔ بعض صوبوں میں نصابِ تعلیم میں مداخلت کا راستہ بھی کھول دیا گیا۔

یہ اور اسی قسم کے بہت سے منفی اقدامات نے مدارس کے تحفظ اور ان کے آزادانہ کردار کی بقاء کے مسئلے کو سنگین بنا دیا ہے۔ اس پس منظر میں یہ اجلاس پہلے تو مدارس اسلامیہ کے ذمہ داران سے گذارش کرتا ہے کہ وہ پوری بیدار مغزی کے ساتھ اس صورت حال کو محسوس کریں اور اس سلسلے میں کم ازکم درج ذیل امور پر توجہ دیں:

(۱) مدارس کو قانونی پہلو سے مضبوط بنائیں، مدرسہ کی جائیداد کے کاغذات درست رکھیں، رجسٹریشن سے غافل نہ ہوں اور کوئی ایسا رخنہ نہ چھوڑیں جہاں سے کسی سرکاری ایجنسی کو مداخلت کا موقع ملے۔

(۲) داخلی نظام کو بہتر سے بہتر بنائیں، شورائی نظام کو مستحکم کریں، مالیات کا نظم شفاف رکھا جائے، حسابات کو آڈٹ کرانے کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) مدارس کو ہر قسم کی حکومتی امداد سے محفوظ رکھا جائے۔

(۴) مدرسہ میں آنے والوں پر نظر رکھی جائے اور اجنبی لوگوں کے بارے میں چوکسی برتی جائے، یہاں تک کہ اگر کوئی اجنبی شخص مدرسہ میں تعاون بھی پیش کرے تو اس کی بھی تحقیق کر لی جائے۔

(۵) برادارانِ وطن سے اجنبیت دور کی جائے اور ان کو مدارس کے شفاف کردار سے واقف کرانے کی صورتیں اختیار کی جائیں۔

(۶) معاشرے کی اصلاح سے غفلت نہ برتی جائے۔

(۷) مدارس آپس میں ایک دوسرے سے تعاون کا برتاؤ رکھیں، افتراق اور بُعد کی صورت حال کو ختم کریں۔

(۸) مدارس کے معاملات میں شرعی اصولوں کی مکمل پاس داری کی جائے اور رجوع الی اللہ کا اہتمام کیا جائے۔

اس کے ساتھ یہ اجلاس حکومت ہند اور صوبائی حکومتوں سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مدارس کے خلاف ان کی منفی پالیسیوں پر قدغن لگائی جائے، مدارس اور علماء وطلبہ کو مختلف عنوانات سے ہراساں کرنے کا سلسلہ بند کیا جائے، مدارس کے روشن کردار کو سامنے رکھا جائے۔ یہ مدارس تحریک آزادی میں بے مثال قربانیوں کی ایک تاریخ رکھتے ہیں اور آزادی کے بعد بھی ملک کو امن پسند شہری دینے اور ملک کے امن وامان کو قائم رکھنے میں ان کا اہم کردار ہے۔ ایسے اداروں کی کردار کُشی درحقیقت ملک کے ساتھ وفاداری کے بھی منافی ہے۔ حکومت اور برادارانِ وطن اس بات کو سمجھ لیں کہ مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ دراصل اُن طاقتوں کا مشن ہے جو صرف اسلام اور مسلمانوں ہی کی دشمن نہیں؛ بلکہ ہمارے وطن کی بھی بدخواہ ہیں اور ان کے مشن کو طاقت پہنچانا کسی بھی طرح ہندوستان کے مفاد میں نہیں ہے۔



تجاویز

منظور کردہ: کل ہند اجلاس مجلس عمومی

رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ:

۲۳ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۲ر مارچ ۲۰۱۸ء بروز دوشنبہ

زیر صدارت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

شائع کردہ:

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

تجویز نمبر ﴿۱﴾ مدارس اسلامیہ کو اُن کے مقاصد کی تکمیل کے لیے فعال بنانے کی ضرورت

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ عظیم الشان اجلاس اس بات کو شدت سے محسوس کرتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کو اپنے مقاصدِ قیام کی تکمیل کے لیے پہلے سے زیادہ فعال بنانا، وقت کا تقاضا ہے۔ ہمارے اکابر رحمہم اللہ نے جن مقاصد عالیہ کو پیش نظر رکھ کر، ان مدارس کا سلسلہ شروع کیا تھا، اُن میں علومِ اسلامیہ کی تعلیم، طلبہ کی اسلامی واخلاقی تربیت، اسلام کی تبلیغ واشاعت، معاشرے کی اصلاح اور دین کے تحفظ ودفاع کی کوشش جیسے امور شامل ہیں اور بلاشبہ مدارسِ اسلامیہ نے اِن مقاصد کی تکمیل میں اپنے روشن کردار سے ایک تاریخ مرتب کی ہے اور ہر میدان میں اپنی جدوجہد کے نقوش ثبت کیے ہیں؛ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ گذشتہ کچھ عرصہ سے اِن مدارس کی کارکردگی میں کمزوری آئی ہے؛ بالخصوص افرادسازی کی وہ گرم بازاری جو مدارس کا طرّۂ امتیاز تھی، نظر نہیں آرہی ہے۔ اس لیے ضرورت ہے کہ مدارس اسلامیہ اپنے تمام ہی مقاصد قیام بالخصوص تعلیم وتربیت کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے سنجیدہ کوشش کریں۔ اس کے لیے رابطۂ مدارس اسلامیہ کا منظور کردہ نظامِ تعلیم وتربیت رہنمائی کے لیے کافی ہے۔ یہاں اس حقیقت کی جانب متوجہ کرنا بھی ضروری ہے کہ نظامِ تعلیم وتربیت کی بہتری کے لیے تجاویز ہر اجلاس میں منظور ہوتی رہی ہیں کہ یہی رابطہ کا اہم ترین مقصد ہے؛ لیکن اصل ضرورت اس بات کی ہے کہ نظامِ تعلیم وتربیت کو مکمل تفصیل کے ساتھ پوری سنجیدگی سے نافذ کیا جائے۔

اسی کے ساتھ دیگر مقاصد قیام خصوصاً اسلام کی تبلیغ واشاعت اور تحفظ ودفاع نیز معاشرے کی اصلاح میں بھی اپنا کردار ادا کرنے پر اور زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ ان مقاصد کے لیے تحریر وتقریر دونوں ہی ذرائع سے کام ہونا چاہیے اور تحریر وتصنیف کے لیے طلبہ کی تربیت پر توجہ دی جانی چاہیے۔

تجویز نمبر ﴿۲﴾ رابطۂ مدارس سے متعلق تجویز

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کی کا یہ اجلاس اپنے تمام رکن مدارس کو نہایت اہمیت کے ساتھ اس بات پر متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کا یہ وفاقی نظام جو رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کے نام سے موسوم ہے، بلاشبہ ہم سب کے لیے خیر وفلاح کا ذریعہ ہے اور یہ مدارس کا سب سے اہم پلیٹ فارم ہے، اس لیے اس کو مضبوط کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اس کے لیے ضروری ہے کہ:

(۱) رابطہ کی صوبائی اور علاقائی شاخوں کو زیادہ متحرک اور فعال بنایا جائے۔

(۲) تمام مدارس اپنے صوبائی نظام کے ساتھ تعاون کا طرز عمل اختیار کریں۔

(۳) صوبائی ذمہ داران، تمام معیار پورا کرنے والے مدارس کو ممبر بنانے کی کوشش کریں اور تصدیق وغیرہ میں ان کے ساتھ ساتھ بلا امتیاز تعاون کا طریقہ اپنائیں۔

(۴) صوبائی اور علاقائی شاخیں نیز رکن مدارس، مرکز سے رابطہ استوار رکھیں اور مرکز کی جانب سے آنے والی تجاویز اور ہدایات کو اہمیت کے ساتھ نافذ کریں۔

(۵) رابطۂ مدارس اسلامیہ کے منظور کردہ نظامِ تعلیم وتربیت اور ضابطۂ اخلاق کو باقاعدہ نافذ کریں۔

تجویز نمبر ﴿۳﴾ فرق ضالہ اور افکار باطلہ کے خلاف جدوجہد تیز کرنے کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، مدارس اسلامیہ کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ آزادفکری اور دین بیزاری کے موجودہ دور میں باطل افکار کو پھیلانے والے فرق ضالہ کی سرگرمیوں میں تیزی آئی ہے۔ ایسے طبقات کی نشان دہی کرنا

اور مسلمانوں کو ان کے فکری زیغ سے محفوظ رکھنا بھی مدارس ہی کی ذمہ داری ہے۔ پھر ان میں کچھ تو وہ ہیں جو دائرۂ اسلام میں بلاشبہ داخل ہیں؛ لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کے صحیح رنگ سے محروم ہیں اور خود رائی، تفسیر بالرائے اور سلف سے بے اعتمادی کی وجہ سے اتباع سنت اور سلف صالحین کی فکری سلامت روی سے عاری ہیں۔ ان کی فکری گمراہی کو واضح کرنا بھی ضروری ہے۔

لیکن ان سے زیادہ خطرناک وہ فرقے ہیں جن کے عقائد باطلہ خرمنِ ایمان ہی کو خاکستر کر دیتے ہیں، جیسے قادیانیت، بہائیت اور تازہ فتنہ شکیلیت وغیرہ، جس کا شکار سادہ لوح مسلمان اور کالجوں اور یونیورسٹیوں کے طلبہ ہو رہے ہیں۔ ان سب کے خلاف منظّم طور سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

ان میں قادیانیت کا فتنہ سب سے پرانا ہے، جس کے تعاقب کے لیے ۱۹۸۶ء سے دارالعلوم دیوبند میں کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت سرگرم عمل ہے۔ اب شکیلیت کا فتنہ سامنے آنے کے بعد اس کے تعاقب کو بھی مجلس نے اپنی جدوجہد کا حصہ بنالیا ہے اور اس سلسلے میں مسلسل کام ہو رہا ہے؛ چوں کہ اِن دونوں فتنوں کی سنگینی بہت زیادہ ہے، اس لیے ضروری ہے کہ مدارس اسلامیہ ان کے تعاقب کو اپنی ذمہ داری سمجھ کر محنت کریں۔ اس کے لیے یہ اجلاس، کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند کی تجربات کی روشنی میں طے کرتا ہے کہ:

(۱) مرزائیوں اور شکیلیوں کے کفر کو واضح کیا جائے اور بتایا جائے کہ ان کے کفر پر پوری ملت اسلامیہ متفق ہے، اس لیے ان کی تقریبات میں شرکت کرنا ناجائز ہے، ان کو مسجدوں میں آنے نہ دیا جائے نہ مسلمان کے قبرستان میں دفن ہونے دیا جائے۔

(۲) مدارس کے اساتذہ کم از کم مہینے میں ایک دن طلبہ کو رد قادیانیت وشکیلیت کے مضامین سمجھائیں۔

(۳) بڑے مدارس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی ایک شاخ بطور شعبہ قائم کی جائے اور حسب ضرورت بجٹ کا کچھ حصہ اس کام کے لیے خاص کیا جائے۔

(۴) اربابِ مدارس اپنی لائبریریوں میں ان دونوں موضوعات پر کتابیں مہیا کریں اور ان فرقوں کا اصل لٹریچر بھی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

(۵) اربابِ مدارس، اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے اساتذہ کو دو تین ماہ کے لیے اپنے مصارف پر، تربیت حاصل کرنے کے لیے دارالعلوم دیوبند بھیجیں، اس مقصد کے لیے کسی صلاحیت والے غیر عالم شخص کو بھی بھیج سکتے ہیں۔

(۶) متاثرہ علاقوں میں ائمہ وخطباء کے لیے تربیتی کیمپ کا اہتمام کیا جائے۔

(۷) جدید تعلیم یافتہ طبقہ اور اسکول وکالجز میں پڑھنے والے طلبہ میں رد قادیانیت وشکیلیت کے پروگرام رکھے جائیں اور اس سلسلے کے بنیادی مسائل، عقیدۂ ختم نبوت، ظہور مہدی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام سے آگاہ کیا جائے۔

(۸) پسماندہ اور دور دراز کے علاقوں میں چوں کہ ان کی سرگرمیاں زیادہ ہوتی ہیں، اس لیے ان علاقوں کا دورہ کیا جائے اور فتنوں کی روک تھام کے لیے مکاتب قائم کیے جائیں۔

تجویز نمبر ﴿۴﴾ عالم اسلام، خصوصاً شام کی صورت حال پر اظہارِ تشویش

یہ اجلاس، عالم اسلام کے مختلف حصوں میں، اسلام دشمن طاقتوں کی جانب سے برپا کردہ جنگی حالات بالخصوص ملک شام کی موجودہ صورت حال پر اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ گذشتہ پندہ بیس سالوں میں جس طرح عراق، افغانستان، لیبیا جیسے مسلم ممالک کے نظام کو تہ وبالا کیا گیا وہی کچھ کم نہیں تھا کہ اب ملک شام کی خانہ جنگی نے صورت حال کو آتش فشاں بنا دیا ہے۔ شام میں عالمی طاقتوں اور ایران کے تعاون سے وہاں کے صدر بشار الاسد نے بے قصور شہریوں کا جو قتل عام کیا ہے اس نے ہلاکو اور چنگیز کی روحوں کو بھی شرما دیا ہوگا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اقوام متحدہ اور عالمی طاقتیں اس پر خاموش تماشائی کی حیثیت سے آگے بڑھنے کو تیار نہیں ہیں۔

اسی طرح برما میں روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ مسلسل ہونے والے ظلم وستم کا مسئلہ

ہے، جس کا اعتراف کرنے کے باوجود اقوام متحدہ یا بڑی طاقتوں کی جانب سے کوئی سنجیدہ عملی قدم اٹھانے کے کوئی آثار نہیں ہیں۔

اُدھر امریکہ کے صدر ٹرمپ نے تل ابیب سے امریکی سفارت خانہ بیت المقدس منتقل کرنے کا اعلان کر کے وہاں کی صورت حال کو مزید بگاڑ دیا ہے۔ اُن کے اس فیصلہ کی اگرچہ بین الاقوامی سطح پر مخالفت ہوئی؛ لیکن وہ اس پر اب بھی قائم ہیں اور اگر وہ عملاً یہ اقدام کرنے میں کامیاب ہو گئے تو مسئلہ فلسطین اور زیادہ پیچیدگیوں کا شکار ہو جائے گا۔

ان تمام حالات پر یہ اجلاس اپنی گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے اقوام متحدہ اور عالمی طاقتوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ انصاف کے دوہرے پیمانوں کو چھوڑ کر، ان مسائل کے حل کے لیے دیانت کے ساتھ اپنا کردار ادا کریں۔ ساتھ ہی یہ اجلاس مسلم حکمرانوں سے امید کرتا ہے کہ وہ صورت حال کی سنگینی کا صحیح ادراک کر کے ایسے فیصلے کرنے کی کوشش کریں گے جو ملت اسلامیہ کی عزت و آبرو سے ہم آہنگ اور اُن کی جرأت و عزیمت کے آئینہ دار ہوں گے۔

تجویز نمبر ﴿۵﴾ تجویز تعزیت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، ان تمام علماء ومشاہیر کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے جو گذشتہ اجلاس کے بعد جوارِ رحمت حق میں پہنچ گئے، ان میں دارالعلوم دیوبند کے بعض ممتاز اکابر و محدثین اساتذہ بھی ہیں اور دیگر اداروں کے محدثین وعلماء بھی، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ آفتاب وماہتاب کی حیثیت کے حامل تھے، اور ان کی رحلت ملت اسلامیہ کا بڑا نقصان ہے۔

(۱) حضرت مولانا عبدالرحیم بستوی، استاذ تفسیر دارالعلوم دیوبند۔ (۲) حضرت مولانا شیخ عبدالحق اعظمی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند ورکن مجلس عاملہ رابطہ مدارس (۳) حضرت مولانا ریاست علی ظفر بجنوری استاذ حدیث وسابق ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند ورکن مجلس عاملہ رابطہ مدارس (۴) حضرت مولانا محمد ازہر صاحب رانچی خلیفہ مجاز حضرت شیخ الاسلام

ورکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند (۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صدر وفاق المدارس وبانی ومہتمم جامعہ فاروقیہ کراچی (۶) حضرت عبدالحفیظ مکی خلیفہ حضرت شیخ الحدیثؒ امیر انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ (۷) محدث جلیل حضرت مولانا شیخ محمد یونس جونپوری شیخ الحدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور (۸) حضرت مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی صاحبزادہ حکیم الاسلامؒ وصدرالمدرسین دارالعلوم وقف دیوبند (۹) مولانا انوار احمد جامعی (۱۰) مفتی عبدالقیوم صاحب رائے پوری (۱۱) مفتی احمد حسن صاحب ٹونکی، جے پور (۱۲) حکیم محمد الیاس (۱۳) حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ہدایت (۱۴) مولانا نسیم احمد غازی (۱۵) مفتی عبداللہ پھولپوری (۱۶) جناب مولانا حیات اللہ صاحب قاسمی (۱۷) ڈاکٹر مصطفیٰ اعظمی قاسمی۔

❍❖❍

اعلامیہ

نمائندہ اجلاس مدارس اسلامیہ اتر پردیش

زیر اہتمام:

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ: ۲۰ر صفر ۱۴۴۴ھ مطابق ۱۸ر ستمبر ۲۰۲۲ء یک شنبہ

بمقام جامع رشید دارالعلوم دیوبند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دارالعلوم دیوبند کے زیر اہتمام منعقد ہونے والا، مدارس اسلامیہ اتر پردیش کا یہ نمائندہ اجلاس، اس رنگا رنگ تہذیبوں والے ملک میں بسنے والے تمام برادرانِ وطن کے سامنے اس حقیقت کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ ہندوستان کے طول وعرض میں چلنے والے دینی مدارس، اپنی تعلیمی وتربیتی اور ملکی وسماجی خدمات کی ایک روشن تاریخ رکھتے ہیں، یہ مدارس جن کا آغاز ملک پر انگریزوں کے تسلط کے بعد دارالعلوم دیوبند کے قیام سے ہوا تھا، ان کا مقصد مسلمانوں کے دینی ورثہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ وطن عزیز سے غیر ملکی تسلط کو ختم کرنا بھی تھا، اور انہوں نے ان دونوں مقاصد کو اعلیٰ معیار پر پورا کیا۔ ایک طرف ملک کی سب سے بڑی اقلیت کی تمام مذہبی ضروریات کا تکفل کیا اور اُن کو اچھا مسلمان اور اچھا انسان بنانے میں اعلیٰ کردار ادا کیا اور اس طرح ملک کو نہایت ذمہ دار مزاج کے حامل شہری عطاء کیے، دوسری طرف ملک کی آزادی کے لیے ہر قسم کی قربانی دی اور علماء کی قیادت میں مسلمانوں کو تحریک آزادی میں برادرانِ وطن کے دوش بدوش بلکہ اُن سے آگے بڑھ کر قربانیاں دینے کے لیے تیار کیا، جس کی گواہی اس ملک کا چپہ چپہ دیتا ہے اور جس کو تمام انصاف پسند تاریخ داں تسلیم کرتے ہیں۔

پھر آزادی کے بعد بھی ان مدارس نے اپنا شاندار کردار جاری رکھا، ان سے ہمیشہ امن کی آواز بلند ہوئی، ملک کو اچھے شہری ملے اور مفت تعلیم کے ذریعہ ملک کی آبادی کے ایک نادار اور غریب حصہ کو اپنی بساط بھر زندگی بہتر بنانے کا موقع ملا۔ مدارس کی تاریخ کا ایک روشن باب یہ بھی ہے کہ ان سے دہشت گردی کے خلاف آواز بلند ہوئی اور انہیں کے فرزندوں نے تمام تر مشکلات کے باوجود حالات کو قابو میں رکھنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مدارس کی محنت اور رہنمائی سے ہندوستانی مسلمانوں کی دنیا بھر میں نہایت صاف ستھری شبیہ قائم ہوئی، جس کا اعتراف اپنے اپنے وقت میں ذمہ داران حکومت اور وزراء نے بھی کیا۔

ان مدارس کے کردار کا ایک حسین پہلو یہ بھی ہے کہ ان کی کوئی سرگرمی خفیہ نہیں ہے، مدرسوں کے اندر کسی کے آنے جانے پر کوئی پابندی نہیں ہے، جس کی وجہ سے خفیہ محکمے اور تفتیشی ادارے بھی پوری طرح مطمئن رہتے ہیں اور ان میں کسی ملک دشمن سرگرمی کا کوئی ثبوت نہیں ملتا ہے۔

اپنے ملک اور اس کے نظام کے ساتھ مدارس کی وفاداری اور آئین وقانون کی پاسداری کی بھی اپنی ایک تاریخ ہے، چنانچہ آج تک کوئی مدرسہ، کسی ملک دشمن سرگرمی میں ملوث نہیں پایا گیا، اگر اتفاق سے کہیں بعض افراد پر الزام آیا تو اکثر وبیشتر وہ ثابت نہیں ہوا، اور اگر ہو بھی جائے تو اس کے لیے پورے مدرسہ کو یا مدارس کے نظام کو موردالزام نہیں ٹھہرایا جاسکتا، اس لیے تمام لوگوں کو چاہیے کہ مدارس کے امن پسند اور وطن دوست کردار کو سامنے رکھیں اور منفی باتوں سے متاثر نہ ہوں۔

یہ اجلاس، میڈیا کے ذمہ داروں اور نمائندوں سے بھی یہ اپیل کرتا ہے کہ مدارس کے تئیں مثبت رویّہ اپنائیں اور مدارس کے وطن دوست، پُرامن کردار کو نمایاں کریں، اسی میں ملک کی بھلائی ہے، اور ملک میں بسنے والی تمام اقوام کی بھی۔

یہ اجلاس، ملت اسلامیہ کے تمام طبقات سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ملت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھنے والے ان مدارس کی قدر و قیمت کو محسوس کریں اور ایسے کسی بھی قول

وفعل سے اجتناب کریں، جس سے مدارس کی حیثیت مجروح ہو یا اُن کے بارے میں کوئی منفی تاثر پیدا ہو، بلکہ حتی الامکان ایسے اقدامات کریں جن سے مدارس کو تقویت واستحکام حاصل ہو، اور ملک میں بھائی چارہ اور پیار ومحبت پیدا ہو۔

یہ اجلاس، تمام مدارس اسلامیہ سے اپیل کرتا ہے کہ حکومت کی جانب سے ہونے والے حالیہ سروے کے عمل سے کسی خوف یا ذہنی انتشار کا شکار نہ ہوں، نہ کسی جذباتیت کا مظاہرہ کریں، بلکہ اس کو ایک ضابطہ کی کارروائی سمجھتے ہوئے تعاون کا طرز عمل اختیار کریں، اس سلسلے میں چند امور قابل توجہ ہیں:

(۱) سروے ٹیم کو صحیح اور واقعی معلومات فراہم کرائیں، تاکہ کسی جانچ وغیرہ کے موقع پر دشواری نہ ہو، اگر ضابطہ کے اعتبار سے انتظامات میں کچھ کمی ہو تو جلد ہی اس کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

(۲) مالیات کا نظام چست درست رکھیں، کسی آڈیٹر کے ذریعہ حسابات کی سالانہ جانچ کرا کر اس کی رپورٹ محفوظ رکھیں اور اس سلسلے میں کوئی خامی باقی نہ رہنے دیں۔

(۳) مدرسہ کی زمین جائداد کے ملکیتی کاغذات کو درست رکھیں، مدرسہ کو چلانے والی سوسائٹی یا ٹرسٹ اور مدرسہ کی جائداد کا رجسٹریشن قانونی تقاضوں کے مطابق کرالیں۔

(۴) مدرسہ میں طلبہ کے لیے، صحت مند ماحول میں صاف ستھری رہائش اور کھانے کا بندوبست رکھیں، غسل خانوں اور استنجا خانوں کو خاص طور پر صاف رکھیں۔

☆ ☆ ☆



تجاویز

منظور کردہ: کل ہند اجلاس مجلس عمومی

رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

منعقدہ:

۳؍ربیع الثانی ۱۴۴۴ھ مطابق ۳۰؍اکتوبر ۲۰۲۲ء بروز یک شنبہ

زیر صدارت

حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند وصدر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ

شائع کردہ:

مرکزی دفتر رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند

تجویز نمبر ﴿۱﴾ مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کی عمدگی پر توجہ دینے کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس تمام ہی مدارس کو اس بات کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مدارس کے نظام تعلیم وتربیت کو بہتر بنانا حددرجہ ضروری ہے اور اس سلسلے میں سنجیدہ عملی اقدامات کرنا نہ صرف وقت کا تقاضا ہے بلکہ مدارس کی بقاء کے لئے ناگزیر ہے، اگر خدانخواستہ نظامِ تعلیم وتربیت میں انحطاط کا سلسلہ جاری رہا تو مدارس اپنا اعتبار باقی نہیں رکھ پائیں گے اور یہ مدرسوں کا ہی نہیں پوری ملت کا نقصان ہوگا۔

نظامِ تعلیم وتربیت کی عمدگی کے لیے صرف اتنا کافی نہیں ہے کہ کچھ سخت تربیتی قوانین نافذ کردئے ہیں اور اُن پر عمل درآمد کرایا جائے، بلکہ اس کے لیے دنیا کے ماحول میں آنے والی تبدیلیوں، انٹرنیٹ اور موبائل کے ذریعے آنے والی خرابیوں اور بچوں کی نفسیات کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا۔

اس کے لیے چند امور پر توجہ بہت ضروری ہے:

(۱) طلبہ کے قیام وطعام کا حتی الامکان بہتر انتظام کیا جائے، جس سے ان کی صحت اور نفسیات پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں۔

(۲) دارالاقامہ کو محفوظ بنانے کے ساتھ نگرانی کا نظام فعال ومستحکم کیا جائے، اور دارالاقامہ کے طلبہ کے باہر جانے کے اوقات متعین کیے جائیں، مقامی بچوں یا غیر اقامتی مدرسوں کے طلبہ کو بھی آزاد نہ رکھا جائے بلکہ ان کے سرپرستوں کے تعاون سے مناسب نگرانی کا نظام بنایا جائے۔

(۳) نگرانی اور تربیت کے نظام میں حکمت کو ملحوظ رکھا جائے، سخت تادیب کے روایتی طریقے کو خیرباد کہہ دیا جائے اور ذہن سازی پر توجہ دی جائے۔

(۴) تعلیم کی عمدگی کے لئے، اعلیٰ استعداد کے حامل اساتذہ کا تقرر کیا جائے اور اساتذہ

کی معاشی فراغت کو بھی اہمیت دی جائے تا کہ وہ یک سوئی اور امنگ کے ساتھ خدمت انجام دیں۔

(۵) مدرسین کی تدریسی تربیت اور تدریب کا انتظام کیا جائے اور اس کے لیے ہر علاقے کے مرکزی مدارس میں تربیتی کیمپ منعقد کیے جائیں۔

(۶) نحو وصرف کی تعلیم اور تمرین عربی پر خاص توجہ دی جائے، ابتدائی سالوں میں استعداد سازی پر بھرپور محنت کی جائے اور سال سوم تک پابندی سے ماہانہ امتحان کا نظم قائم کیا جائے۔

(۷) جن مدارس میں دارالعلوم دیوبند کا مکمل نصاب جاری نہیں ہوسکا ہے وہاں یہ نصاب جاری کیا جائے اور تعلیمی سال کے متعینہ اوقات میں اعتدال کے ساتھ مقررہ نصاب کی تکمیل کو لازم قرار دے کر اس پر عمل کو یقینی بنایا جائے۔

(۸) تکرار ومطالعہ کی نگرانی باقاعدہ نظام کے تحت ہو اور تمام امتحانات (داخلہ، درمیانی اور سالانہ) کے نظام میں باقاعدگی اور سنجیدگی عمل میں لائی جائے۔ امتحان کے نتائج کا اعلان اور اچھے نمبرات پر حوصلہ افزائی کا اہتمام کیا جائے۔

(۹) مدرسہ کے ماحول میں نمازوں کی پابندی پوری ذمہ داری سے کرائی جائے اور طلبہ کو صفات حمیدہ سے آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی جائے اور خارج اوقات میں ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جائے۔

تجویز نمبر ﴿۲﴾ مدارس اسلامیہ کو درپیش مسائل کا جائزہ اور ان کا حل

رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، موقر ذمہ داران مدارس کو اس حقیقت کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ موجودہ دور میں مدارس کو درپیش مسائل کا گہرائی سے جائزہ لے کر اُن کے حل کے لئے سنجیدہ کوششیں عمل میں لانا نہایت ضروری ہے، ان مسائل کے پیدا ہونے میں بلاشبہ ہماری کوتاہیوں کے ساتھ ساتھ، بین الاقوامی اور ملکی حالات اور مخالف طاقتوں کی ریشہ دوانیوں کا بڑا دخل ہے۔ پہلے تو مسلمانوں اور ان کے علماء ومدارس کو دہشت گردی سے جوڑ کر بدنام کیا گیا اور پھر سرے سے اسلامی تعلیمات

کوامن مخالف قرار دے دیا گیا، اور چوں کہ مدارس، اسلامی تعلیمات کے علم بردار ہیں اس لئے ان کوامن واخوت کا مخالف ثابت کرنے کی ناروا کوششیں ہوئیں، ملکی سطح پر بھی اسی پروپیگنڈے کے بطن سے پیدا ہونے والی ذہنیت نے کام کیا اوراس کے نتیجے میں مدارس کے لئے متعدد داخلی وخارجی مشکلات ومسائل کھڑے ہوئے۔

ان حالات میں جہاں غلط فہمیاں دور کرنے کے لئے مسلسل اور منظّم کام کی ضرورت ہے وہیں اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا منصفانہ جائزہ لے کران کا تدارک بھی حد درجہ ضروری ہے۔اس کے لئے چند امور قابل توجہ ہیں:

(۱) تحریر وتقریر اور سوشل میڈیا کے جائز ذرائع سے مدد لے کر اسلام اور مسلمانوں اور مدارس اسلامیہ کے خلاف جاری منفی مہم اور پروپیگنڈے کا توڑ کرنا اور مدارس کے امن وانصاف پر مبنی کردار کو اجاگر کرنا۔

(۲) تمام قانونی کمزوریوں کو دور کرنے پر توجہ دینا، خواہ ان کا تعلق زمین جائداد کے معاملات سے ہو یا دیگر انتظامی امور سے۔

(۳) مدارس میں شورائی نظام نافذ کرنا اور روزمرہ کے کاموں میں بھی مشاورت کے عمل کو زندہ کرنا۔

(۴) حتی الامکان عملہ اور طلبہ کو شرعی وانتظامی حدود کے تحت مطمئن رکھنا اور غیر مطمئن عناصر کو دوسروں کا آلۂ کار بننے سے ممکنہ حد تک بچانا۔

(۵) کوئی بھی اہم فیصلہ کرتے ہوئے تمام شرعی وقانونی پہلوؤں پر نظر رکھنا اور اس مقصد کے لئے مفتیان کرام اور قانونی ماہرین کی مشاورت کا باضابطہ انتظام کرنا۔

(۶) خود اپنی ملت کے جو عناصر مدارس سے دوری یا بدگمانی کا شکار ہیں ان کی خیر خواہی کے لئے کام کرنا اور ان کی بدگمانی دور کرنا۔

(۷) اپنے سابق طلبہ یا فضلاء کو اپنے سے مربوط رکھنا اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا، اُن کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کی صورتیں پیدا کرنا اور ان کے معاملات ومسائل میں ان کی مدد کرنا۔

تجویز نمبر ﴿۳﴾ رابطۂ مدارس کی افادیت اور صوبائی شاخوں کی فعالیت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، اپنے شرکاء وارکان گرامی کو اس بات پر متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ رابطۂ مدارس کے نظام کو پہلے سے زیادہ مفید وفعال بنانا وقت کی ضرورت بھی ہے اور مدارس اسلامیہ کے دل کی آواز بھی۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس سلسلے میں کسی نہ کسی درجے میں ہم سبھی ذمہ دار ہیں، رابطہ کی فعالیت کے لیے ضروری ہے کہ رابطہ کی تجاویز پر عمل کیا جائے، اور یہ ذمہ داری ہر رُکن پر عائد ہوتی ہے، آپ اگر شروع سے اب تک رابطہ کی مجالس میں منظور ہونے والی تجاویز اور رابطہ کے مرکزی دفتر کی جانب سے جاری ہونے والے مشوروں پر سنجیدگی سے نظر ڈالیں تو اندازہ ہوجائے گا کہ ان میں ضرورت کی تمام باتیں موجود ہیں جن پر عمل کیا جاتا تو نہ صرف یہ کہ مدارس کا نظام زیادہ مستحکم اور مفید ہوجاتا اور اُن سے اچھے افراد کی تیاری میں اضافہ ہوجاتا؛ بلکہ مدارس کو پیش آنے والے بعض مسائل سے بھی چھٹکارا مل جاتا، مگر یہ افسوس ناک حقیقت ہے کہ اب تک نصف سے زائد تجاویز کو اکثر مدارس نے درخورِ اعتناء نہیں سمجھا ہے، یہ تسلیم ہے کہ بعض تجاویز پر عمل نہ ہونے میں کچھ مجبوریاں آڑے آتی ہوں گی، لیکن زیادہ تر دخل توجہ نہ ہونے کا رہا ہے، اس لیے تمام مدارس سے یہ اجلاس اپیل کرتا ہے کہ:

(۱) تمام رُکن مدارس اور صوبائی وعلاقائی شاخیں رابطہ کے مرکزی دفتر سے جاری ہونے والی تمام تجاویز اور مشوروں پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی کوشش کریں۔

(۲) رکن مدارس اپنے صوبے کی شاخ اور اس کے ذمہ داروں سے رابطہ رکھیں اور صوبائی نظم کے تحت جاری اجتماعی امتحان میں اپنے طلبہ کو شریک کریں، اس سلسلے میں عموماً صوبائی ذمہ داران کو رُکن مدارس سے عدم تعاون کی شکایت ہے، اس پر توجہ دی جائے، امید ہے کہ اس سے معیار تعلیم بہتر بنانے میں مدد ملے گی، اب تک جن صوبوں میں اجتماعی امتحان کا نظم شروع نہیں ہوسکا ہے، وہ بھی توجہ فرمائیں اور صوبائی مجلس عاملہ سے مشورہ کرکے اپنے صوبے یا زون میں رابطے کے تحت اجتماعی امتحان کا

نظم قائم کرنے کی سعی فرمائیں۔

(۳) صوبائی ذمہ داران، تمام معیار پورا کرنے والے مدارس کو ممبر بنانے کی کوشش کریں اور تصدیق وغیرہ میں مدارس کے ساتھ بلا امتیاز تعاون کا طریقہ اپنائیں۔

(۴) رابطہ مدارس اسلامیہ کے منظور کردہ نظامِ تعلیم وتربیت اور ضابطۂ اخلاق کو باقاعدہ نافذ کریں۔

(۵) ضرورت کے مواقع پر مدارس قائم کرنا، رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کے مقاصد میں شامل ہے، اس لیے ہر علاقہ میں ضرورت کا جائزہ لے کر مدارس کے قیام کی مساعی جاری رکھیں، لیکن اس بات پر بھی توجہ مرکوز رکھیں کہ اس معاملہ میں علاقہ کی ضرورت ہی کو معیار بنایا جائے، دیگر محرکات کی بناء پر مدارس قائم کرنے سے احتیاط برتی جائے۔

تجویز نمبر ﴿۴﴾ فرقِ باطلہ کا تعاقب

مدارسِ اِسلامیہ کے قیام کا ایک اہم مقصد دین برحق کی اِشاعت اور عقائدِ باطلہ اور فکری انحرافات سے اُمت کو محفوظ رکھنا ہے؛ چناں چہ دارالعلوم دیوبند اور اُس کے فیض یافتگان نے روز اول سے ترجیحی طور پر اِس ذمہ داری کو انجام دینے کی کوششیں کی ہیں، اور آج بھی کررہے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند میں فتنۂ قادیانیت کے منظّم تعاقب کے لئے ''کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت'' کا نظام قائم ہے، جس کی شاخیں ملک کے طول وعرض میں پھیلی ہوئی ہیں۔ نیز فرقِ باطلہ کی تردید کے لئے تکمیلات کے طلبہ کے لئے ہفتہ واری محاضرات کا نظام بھی بخوبی چل رہا ہے۔

لیکن باخبر حضرات واقف ہیں کہ آنے والے ہر دن نت نئے فتنے سر اُٹھا رہے ہیں، خاص طور پر گذشتہ کئی سالوں سے ملک کے مختلف حصوں میں ''شکیلیت'' کا فتنہ سر اُٹھا رہا ہے، اور اُس سے ناواقف عوام؛ بالخصوص جدید تعلیم یافتہ نوجوان زیادہ متأثر ہورہے ہیں۔

اِسی طرح پسماندہ علاقوں میں ''مرزائی'' اور ''قادیانی'' مشنریاں بھی سرگرم ہیں۔

ایسے ماحول میں اِس بات کی ضرورت مزید بڑھ جاتی ہے کہ فضلاء مدارس اِسلام کے

دفاع کے لئے علمی اور عملی طور پر تیار اور ہوشیار رہیں۔

بریں بنا رابطہ مدارسِ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اِجلاس مربوط مدارسِ اسلامیہ کو متوجہ کرتا ہے کہ:

الف:- اپنے اَساتذہ کو فرقِ باطلہ سے مقابلے کے لئے تیار کرنے کی فکر کریں، اور اپنے اِردگرد جہاں بھی کسی فتنے کا اثر محسوس ہو، وہاں تیار شدہ اَفراد سے کام لیں۔

ب:- ہر مدرسہ کے کتب خانے میں فرقِ باطلہ کی تردید سے متعلق منتخب اور اہم کتابیں اور لٹریچر موجود رہنا چاہئے؛ تاکہ بوقتِ ضرورت اُن سے فائدہ اُٹھایا جاسکے۔

ج:- بڑے عربی مدارس میں دارالعلوم کے طرز پر ''محاضراتِ علمیہ'' کا نظام قائم کریں۔

د:- متأثرہ علاقوں میں حسبِ ضرورت علماء اور اَئمہ کے لئے تربیتی کیمپ کا اہتمام کیا جائے۔

ہ:- اسکول اور کالجز میں پڑھنے والے طلبہ میں ''ردقادیانیت وشکیلیت'' کے پروگرام رکھے جائیں، اور اُنہیں اِسلام کے بنیادی عقائد؛ بالخصوص ''عقیدۂ ختم نبوت''، ''ظہور مہدی'' اور ''نزولِ عیسیٰ علیہ السلام'' سے آگاہ کیا جائے۔

و:- علاقہ کی مساجد میں کسی بھی نماز کے بعد ''درسِ قرآنِ کریم'' کا سلسلہ جاری کیا جائے، جو عوام کی اِصلاح وتربیت کے لئے نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے۔

ز:- فرقِ باطلہ کی زہرناکی سے واقف کرانے کے لئے مقامی آسان زبان میں مختصر لٹریچر شائع کرکے تقسیم کیا جائے۔ نیز سوشل میڈیا کے ذریعہ بھی حتی الامکان غلط فہمیوں کے اِزالے کی کوشش کی جائے۔

تجویز نمبر ﴿۵﴾ دینی مکاتب کے قیام پر زور

یہ بات کسی صاحب نظر سے مخفی نہیں ہے کہ آنے والی نسلوں میں دین کے تحفظ کا مدار دینی تعلیم کی بقا پر ہے۔ اور تاریخ اور موجودہ زمانے کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ دنیا کے جن علاقوں میں دینی تعلیم کا نظام جتنا مضبوط ہے، وہاں مسلم معاشرے میں اُتنی ہی دین سے وابستگی پائی جاتی ہے، اور جہاں دینی تعلیم سے غفلت ہے وہاں بددینی عام ہے۔

بریں بنا مجلس عمومی رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ کل ہند اجلاس مدارسِ اسلامیہ کے ذمہ دار حضرات کو اِس طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ اپنے زیر اثر علاقوں میں زیادہ سے زیادہ مکاتب قائم کرنے کی فکر کریں؛ کیوں کہ یہ دیکھا گیا ہے کہ جن ناخواندہ اور پس ماندہ علاقوں میں دینی تعلیم کا نظم نہیں ہے، وہاں جہالت کا فائدہ اُٹھا کر باطل فرقے مثلاً: قادیانیت، عیسائیت اور دیگر باطل مذاہب سرگرم ہوجاتے ہیں، اور مسلمانوں کو اپنے دامِ فریب میں اُلجھانے کی کوششیں کرتے ہیں۔

اِس لئے مدارس کے ذمہ دار حضرات اپنے اپنے مدرسوں کی شاخوں کے طور پر حسبِ ضرورت مکاتب قائم کرکے اُن میں بنیادی دینی تعلیم کا انتظام فرمائیں۔ اور اُس کے لئے دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کی اس تجویز کو بروئے کار لائیں کہ:

''ہر مدرسہ اپنے سالانہ بجٹ کا دس فیصد حصہ مکاتب کے قیام اور انتظام وانصرام میں صرف کرے، اور اُس کی سالانہ رپورٹ سے مرکزی دفتر رابطہ دارالعلوم دیوبند کو مطلع کیا جائے''۔

تجویز نمبر ﴿۶﴾ اِرتدادی سرگرمیوں کے تعاقب پر زور

یہ بات قابل تشویش ہے کہ پچھلے کچھ دنوں سے دشمنانِ دین کی طرف سے اِسلام اور پیغمبر اِسلام علیہ السلام کی شان میں گستاخی اور منفی پروپیگنڈے میں شدت آگئی ہے، کچھ میڈیا چینل تو باقاعدہ نشانہ بنا کر ایسے سیریل چلا رہے ہیں جو سراسر زہرناک ہیں، اور اِسلامی تعلیمات کے بارے میں تلبیسات اور مغالطہ انگیزیوں پر مبنی ہیں، جس سے معاشرے میں نہ صرف یہ کہ سخت انتشار پھیل رہا ہے؛ بلکہ اِس بات کا بھی خطرہ ہے کہ اِس نفرت انگیز مہم سے کہیں بھولے بھالے مسلمان بھی متأثر نہ ہوجائیں۔

اِس لئے مجلس عمومی رابطہ مدارسِ اسلامیہ عربیہ کا یہ اجلاس؛ مدارسِ اسلامیہ کو مذکورہ سنگین صورتِ حال کی طرف متوجہ کرنا ضروری سمجھتا ہے، اور اُن سے اپیل کرتا ہے کہ وہ حکمت عملی اور دانائی کے ساتھ اِس فتنے کا مقابلہ کریں، اور مسلم معاشرے کو ذہنی اور فکری اِرتداد سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کریں، یہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے؛ کیوں کہ خدانخواستہ اِیمان سے محرومی ایک مسلمان کے لئے دنیا وآخرت کا سب سے بڑا نقصان ہے۔

تجویز نمبر﴿۷﴾ مدارس میں عصری تعلیم کے انتظام سے متعلق تجویز

اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ مدارس اسلامیہ کا نصب العین، علوم اسلامیہ: قرآن وحدیث، تفسیر، فقہ عقائد اور ان کے معاون دیگر علوم وفنون کی تعلیم دینا اور ایسے باصلاحیت علماء تیار کرنا ہے جو علوم نبویہ کی میراث کے سچے وارث وامین ہوں اور اس امانت کو اگلی نسلوں تک پوری ذمہ داری کے ساتھ منتقل کرنے کی اہلیت رکھتے ہوں، ان اوصاف کے حامل رجال کار کی تیاری کے لیے الحمدللہ مدارس اسلامیہ کا موجودہ نصاب کافی وافی ہے، جس میں حسب ضرورت، مدارس کے مقاصد سے ہم آہنگ تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی آپ پر مخفی نہیں ہے کہ مدارس کے مقصد اصلی کی تکمیل کرنے والے اس نصاب کے ساتھ ہی مبادی کے درجے میں ضروری عصری تعلیم بھی دارالعلوم دیوبند اور مدارس اسلامیہ میں چلی آرہی ہے، جو عام طور پر عربی کے سال اول سے پہلے پوری کرلی جاتی ہے۔ لیکن حکومت ہند کی نئی تعلیمی پالیسی نے اس کو زیادہ باضابطہ بنانے کی ضرورت پیدا کردی ہے، کیوں کہ اس پالیسی کی رُو سے ہر بچہ کے لیے ہائی اسکول یا بارہویں پاس کرنا لازمی ہوگیا ہے، اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کے اصل نصاب کو متاثر کیے بغیر ایسی ترتیب بنالی جائے کہ حکومتی ضابطہ کی تکمیل بھی ہوجائے اور طالب علم پر ناقابل تحمل بوجھ بھی نہ پڑجائے۔

اس مقصد کے لیے دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ کا فیصلہ رہنمائی کرتا ہے جس میں طے کیا گیا ہے کہ:

(۱) ملک کے موجودہ حالات میں چوں کہ دسویں جماعت کی سرٹیفکیٹ اور عصری علوم سے واقفیت ایک ضرورت بن گئی ہے جو اشاعت دین میں بھی معین ہے، اس سے مدارس اسلامیہ میں زیر تعلیم طلبہ اور فضلاء کے لیے اپنے نظامِ تعلیم وتربیت اور دینی خدمات کو علیٰ حالہ باقی رکھتے ہوئے عصری تعلیم کا مناسب طریقہ اپنائیں۔

(۲) کوشش کی جائے کہ عربی درجات میں آنے سے قبل طالب علم دسویں کے امتحان سے فارغ ہوکر علومِ اسلامیہ عربیہ کی تحصیل کے لیے یکسو ہوجائے اور جس کو مزید عصری تعلیم

حاصل کرنی ہو وہ بعد فراغت مقاصد دینیہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مزید تعلیم حاصل کرے۔

(۳) عصری تعلیم کے لیے NIOS اور OBE کا نظام ونصاب نسبتاً سہل اور لچک دار ہے، اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

(۴) عربی درجات سے قبل طلبہ (جن کی عمریں ۱۱/تا۱۴/سال کے درمیان ہوں) عموماً شعبہ حفظ وناظرہ اور دینیات میں رہتے ہیں، انھیں دسویں کے امتحان کے قابل بنانے کے لیے جز وقتی تعلیم کا انتظام کیا جانا مناسب ہوگا۔

(۵) جو بچے اسکولوں میں پڑھ رہے ہیں ان کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے صباحی اور مسائی مکاتب کا مضبوط نظام قائم کرنا چاہیے"۔

تجویز نمبر ﴿۸﴾ اصلاحِ معاشرہ کے لیے مستقل مبلغ کے تقرر کی ضرورت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، تمام ذمہ دارانِ مدارس سے گزارش کرتا ہے کہ معاشرے میں پھیلی ہوئی برائیوں کے خاتمہ کے لیے بھرپور کردار ادا کریں، اس وقت معاشرے میں ایمان وعقیدے کی کمزوری کے علاوہ بے شمار عملی خرابیاں اور سماجی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں، ان کی اصلاح کے لیے مسلسل کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے یہ اجلاس، استطاعت رکھنے والے تمام مدارس سے یہ اپیل کرتا ہے کہ اصلاحِ معاشرہ کے لیے ایک مستقل مبلغ کا تقرر کریں جو اس مقصد کے لیے منظّم انداز میں کام کرے۔

تجویز ﴿۹﴾ تجویز تعزیت

رابطۂ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس، ان تمام علماء ومشاہیر کی وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے جو گذشتہ اجلاس کے بعد جوارِ رحمت حق میں پہنچ گئے، ان میں دارالعلوم دیوبند کے بعض ممتاز اکابر ومحدثین اساتذہ بھی ہیں اور دیگر اداروں کے محدثین وعلماء بھی، ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ آفتاب وماہتاب کی حیثیت کے حامل

تھے، اوران کی رحلت ملت اسلامیہ کا بڑا نقصان ہے۔

(۱) حضرت مولانا منظور احمد صاحب، کانپوری رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند۔ (۲) حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری صدرالمدرسین وشیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند۔ (۳) حضرت مولانا قاری سید محمد عثمان صاحب منصور پوری معاون مہتمم واستاذ حدیث دارالعلوم دیوبند۔ (۴) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند (۵) حضرت مولانا نورعالم صاحب امینی استاذ عربی ادب ومدیر ماہنامہ ''الداعی'' (۶) حضرت مولانا عبدالخالق سنبھلی صاحب نائب مہتمم دارالعلوم دیوبند (۷) حضرت مولانا محمد جمال صاحب بلندشہری استاذ دارالعلوم دیوبند (۸) حضرت مولانا محمد جمیل احمد صاحب سکروڈوی استاذ دارالعلوم دیوبند (۹) حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب امیر شریعت سابع بہار، اڈیشہ جھارکھنڈ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر (۱۰) حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور (۱۱) حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب صدر وفاق المدارس ومہتمم جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی (۱۲) حضرت مولانا مفتی زرولی خاں صاحب بانی ومہتمم جامعہ احسن العلوم کراچی (۱۳) حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ فرزند حضرت مولانا محمد منظور نعمانیؒ (۱۴) حضرت مولانا نظام الدین صاحب چھاپی، رکن شوریٰ دارالعلوم دیوبند (۱۵) جناب مولانا مفتی سعید احمد صاحب پرنام بٹ خلیفہ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب ہردوئیؒ (۱۶) جناب مولانا محمد قاسم صاحب میرٹھی استاذ ونگراں شعبۂ دینیات دارالعلوم دیوبند (۱۷) جناب مولانا سُرور صاحب دیوبندی استاذ دارالعلوم دیوبند (۱۸) جناب مولانا غلام نبی صاحب کشمیری استاذ دارالعلوم (وقف) دیوبند (۱۹) جناب مولانا نثاراحمد صاحب قاسمی صدرالمدرسین دارالعلوم اسلامیہ بستی (۲۰) جناب مولانا حمزہ حسنی صاحب نائب ناظم ندوہ العلماء لکھنؤ (۲۱) جناب مولانا محمود حسن حسنی صاحب ندوۃ العلماء لکھنؤ (۲۲) جناب مولانا محمد امین صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند (۲۳) جناب مولانا محمد متین الحق اسامہ قاسمی صاحب کانپور صدر رابطہ

مدارس اسلامیہ مشرقی اتر پردیش زون (۱)۔(۲۴) جناب مولانا محمد جابر صاحب اڈیشہ سابق رکن عاملہ رابطہ مدارس اڈیشہ (۲۵) جناب مولانا مفتی عبدالرزاق صاحب بھوپال صدر رابطہ مدارس شاخ مدھیہ پردیش (۲۶) حضرت مولانا معزالدین صاحب ناظم امارت شرعیہ جمعیۃ علماء ہند (۲۷) جناب مولانا فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی دیوبند صدر مفتی دارالعلوم (وقف) دیوبند (۲۸) جناب مولانا عبدالمغنی صاحب رکن مجلس عمومی رابطہ مدارس شاخ تلنگانہ (۲۹) جناب مولانا مفتی فیض الوحید صاحب جموں (۳۰) جناب مولانا عبدالمومن صاحب ندوی سنبھلی (۳۱) جناب مولانا سعدان صاحب فرزند حضرت مولانا ریاست علی صاحب بجنوریؒ (۳۲) جناب قاضی انوار صاحب دیوبند (۳۳) جناب مولانا محمد مرتضٰی صاحب کارکن شعبہ اوقاف دارالعلوم دیوبند (۳۴) جناب فرحت کلیم صاحب ملازم عظمت ہسپتال دارالعلوم دیوبند (۳۵) جناب منشی محمد عدنان صاحب دیوبند پیش کار دفتر اہتمام دارالعلوم دیوبند (۳۶) جناب منشی محمد جاوید صاحب کارکن کتب خانہ دارالعلوم دیوبند (۳۷) جناب منشی شمیم احمد قریشی کارکن کتب خانہ دارالعلوم دیوبند (۳۸) جناب عبدالجبار صاحب کارکن رسالہ دارالعلوم دیوبند (۳۹) جناب مولانا ظہیرالدین صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند (۴۰) جناب مولانا ذبیح اللہ صاحب سفیر دارالعلوم دیوبند

○❖○

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

اعلامیہ اور تجاویز

مشاورتی اجلاس برائے ردِ شکیلیت و دیگر فرقِ باطلہ

مورخہ ۱۶؍صفر المظفر ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء بروز جمعرات

زیر اہتمام: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

تجدید تجاویز: کل ہند اجلاس مجلس عاملہ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دار العلوم دیوبند

منعقدہ: ۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق: ۲۲؍اکتوبر ۲۰۲۴ء منگل

==========

الف:۔ اسلام کی نظر میں عقائد کی درستگی سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے، اگر کسی شخص کا عقیدہ نصوصِ قطعیہ اور حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور سلفِ سالحین کے نظریہ کے خلاف ہو، تو ایسا شخص خواہ بظاہر کتنا ہی دین دار نظر آئے، اُس کو مسلمان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بریں بنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ ہر حالت میں اپنے عقائد کو درست رکھے، اپنے متعلقین اور آنے والی نسلوں کو بھی راہِ حق پر قائم رکھنے کی فکر کرے۔

ب:۔ تمام اہل ایمان اِس بات پر متفق ہیں کہ خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر سلسلۂ نبوت ختم اور مکمل ہو چکا ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبوت سے سرفراز نہیں کیا جائے گا، اِس عقیدے کا انکار موجبِ کفر ہے۔ اور جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی اور کو نبی تسلیم کرے، اُس کے کفر میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے، یہ بات اُمت کے ہر فرد میں راسخ کرنا اور اِس عقیدے کی اہمیت کو اُجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ج:۔ قیامت کے قریب مہدیٔ موعود کا ظہور اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام – جو اِس وقت آسمان میں باحیات تشریف فرما ہیں – کا نزول بھی اُمت مسلمہ کے متفقہ عقائد میں سے ہے۔ یہ دونوں الگ الگ شخصیات ہیں، جو اپنے وقت پر سامنے آکر اُمت کی رہنمائی کا فرض

انجام دیں گی، جن کے بارے میں اَحادیثِ شریفہ میں واضح معلومات موجود ہیں۔ اُن کے متعلق علامات اور تصریحات کو عوام کے سامنے بیان کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔

د:۔ جو شخص اَز خود مہدیٔ موعود یا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا منکر ہو (جیسے ''شکیل بن حنیف'' اور دیگر مدعیانِ مہدویت و مسیحیت) وہ بلا شبہ ملحد اور مرتد ہے، اُس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں اور اِس طرح کی گمراہ کن تحریکات اور فتنوں کا تعاقب اُمت کے ہر طبقہ کا اَولین فرض ہے۔ علماء کو چاہیے کہ وہ اپنے خصوصی اور عمومی بیانات میں مذکورہ موضوعات پر مدلل گفتگو کریں؛ تاکہ عوام صحیح صورتِ حال سے واقف رہیں اور کسی فتنے کا شکار نہ ہوں۔

ہ:۔ جن علاقوں میں ایسے فتنے سر اُٹھا رہے ہیں، وہاں بالخصوص علماء کرام اور ائمہ مساجد کے لیے تربیتی پروگراموں کا اہتمام کیا جائے اور اُنہیں اِس بات کا پابند بنایا جائے کہ وہ فرقِ باطلہ کی تردید میں ایسی اصطلاحات اور تعبیرات استعمال کریں جو عام فہم ہوں، جس کی وجہ سے عوام بآسانی موضوع کو سمجھ سکیں اور معاملے کی خطرناکی سے آگاہ ہوں۔ نیز اُنہیں یہ بھی بتایا جائے کہ محض ظاہری دین داری نجات کے لیے کافی نہیں ہے؛ بلکہ بنیادی طور پر عقائد کی درستگی ضروری ہے۔

و:۔ مدارسِ عربیہ میں موجودہ دور کے اہم فرقِ باطلہ کی تردید میں محاضرات کا اہتمام کیا جائے؛ تاکہ طلبۂ عزیز اُن کے مقابلے کے لیے پہلے سے تیار رہیں۔

ز:۔ دورِ جدید کے فتنوں سے متعلق کوئی جامع کتاب تیار کر کے مدارس اور مکاتب کے نصاب میں شامل کی جائے۔

ح:۔ علاقائی زبانوں میں ''فتنۂ شکیلیت'' اور ''فتنۂ گوہر شاہی'' سے متعلق مختصر اور مدلل مواد تیار کیا جائے اور اُس کو گھر گھر پہنچانے کی فکر کی جائے۔

ط:۔ دعوتی اور دینی کاموں سے وابستہ اَفراد کو مذکورہ فتنوں کی سنگینی سے آگاہ کیا جائے اور باہمی تعاون اور مشورہ سے تحفظِ عقائد پر پروگرام منعقد کئے جائیں؛ بالخصوص اسکول اور کالج کے

طلبہ اور طالبات کے سامنے صحیح صورتِ حال رکھ کر اُنہیں ہر طرح کی اِرتدادی تحریکات سے دور رکھنے کی کوشش کی جائے۔ نیز سوشل میڈیا کے ذریعہ صحیح فکر عام کرنے اور باطل افکار ونظریات کی تردید پر محنت کی جائے۔

ی:۔ ان تمام تجاویز کو عملی طور پر نافذ کرنے کے لیے کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کی نگرانی ورہنمائی میں علاقائی مجالس قائم کی جائیں، اور جہاں اس قسم کی مجالس پہلے سے قائم ہیں ان کو مزید فعال ومتحرک کیا جائے۔

❍❖❍

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

مدارسِ اسلامیہ سے متعلق تجاویز

بموقع: خصوصی مشاورتی اجلاس ردشکیلیت ودیگر فتنوں کا تعاقب

مورخہ ۱۶؍صفر المظفر ۱۴۴۶ھ مطابق ۲۲؍اگست ۲۰۲۴ء بروز جمعرات

زیر اہتمام: کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

تجدید تجاویز: کل ہند اجلاس مجلس عاملہ رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دار العلوم دیوبند

منعقدہ: ۱۸؍ربیع الثانی ۱۴۴۶ھ مطابق: ۲۲؍اکتوبر ۲۰۲۴ء منگل

==========

دینی مدارس مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ اور ان کی نسل نو کی تعلیم وتربیت کا سب سے اہم ذریعہ ہیں، یہ ادارے ملتِ اسلامیہ ہند کی تعلیمی واخلاقی نشو ونما میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں، علاوہ ازیں ملک کی سلامتی، تحفظ اور نئی نسل میں ملک کے دفاع اور حب وطن کا جذبہ پیدا کرنے میں اِن کی خدمات کسی سے مخفی نہیں ہیں۔

لیکن ملک میں ایک ایسا طبقہ موجود ہے، جو اِن مدارس کو بے جا طعن وتشنیع کا نشانہ بنا کر اُن کے کردار کو مسخ کرنے میں مصروف ہے۔ اور اَفسوس ہے کہ اِس نفرت پسند طبقہ کو حکومت میں بعض ذمہ دار عہدوں پر بیٹھے ہوئے اَفراد کی پشت پناہی حاصل ہے، اس لیے یہ مشاورتی اجلاس مدارس کے خلاف متعصّبانہ شر انگیز کوششوں کی سخت مذمت کرتا ہے اور اربابِ اقتدار سے اپیل کرتا ہے کہ وہ مدارس کی اہمیت کو پہچانیں اور اُن کے خلاف کی جانے والی سازشوں کی حوصلہ شکنی کریں۔

اسی کے ساتھ یہ اجلاس سبھی مدارس سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے تحفظ اور اپنے دائرۂ کار کو مزید مستحکم اور وسیع کرنے کے لیے درج ذیل اُمور کو بطورِ خاص ملحوظ رکھیں:

(۱) رجسٹرڈ سوسائٹی یا ٹرسٹ کے تحت ادارہ کے نظام کو چلایا جائے۔

(۲) مدارسِ اسلامیہ میں حساب کی شفافیت کے لیے بینک اکاؤنٹ کھولے جائیں اور بیلنس شیٹ بنا کر اُسے کسی اچھے سی اے سے ضرور آڈٹ کرایا جائے۔

(۳) طلبہ کی رہائش کے لیے صاف پانی، صاف وشفاف کمروں اور باتھ روم وغیرہ کا معقول انتظام کریں، مدرسہ میں گنجائش کے اعتبار سے ہی طلبہ رکھے جائیں۔

(۴) ملکیت کے کاغذات اور تعمیری نقشے کی منظوری بالخصوص ملکیت کا مکمل ثبوت، رجسٹری، نوٹری، وقف نامہ، ذاتی ملکیت یا ادارہ کی ملکیت، رجسٹری مع داخل خارج، بلڈنگ کا منظور کردہ نقشہ، پینے کا پانی، بجلی سپلائی، فائر فائٹنگ کے لیے محکمہ فائر بریگیڈ سے اجازت وغیرہ کی اَپڈیٹ کاپیاں تیار رکھی جائیں۔

(۵) مدرسے میں تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ جو مختلف علاقوں میں سفر کرتے ہیں، اُن کے پاس اُن کے اور اُن کے والدین کے آدھار کارڈ وغیرہ موجود ہوں، نیز ان کے پاس:

(الف) مقامی پردھان/مکھیا کی ایک تحریر ہو۔ (ب) والدین کی طرف سے ایفی ڈیوٹ ہو۔ (ج) جس مدرسے میں جارہے ہیں اس کے لیٹر پیڈ کی کاپی ساتھ ہو، جس میں اُن کے بچوں کے نام لکھے ہوں؛ تاکہ بوقتِ ضرورت ان کو پیش کیا جاسکے۔

❍❖❍





PEN TONE 989 786 9314